هُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

ایڈیٹر: میر قاسم علی احمدی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ ششماہی ۔ عام چندہ ۔ خصوصی ششماہی ۔ بیرون ہند
قیمت فی پرچہ ۱ر
مینیجر: رشید احمد خان

تاریخہائے اشاعت: ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۴ قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۸ جون ۱۹۳۹ء نمبر ۲۴

دارالامان کا ہفتہ

(۱) سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت ایام زیر اشاعت میں پاؤں کے انگوٹھے میں درد نقرس کی وجہ سے ناساز رہی۔ حرارت بھی ہوتی رہی درد کی تکلیف بعض دن زیادہ ہوگئی۔ گذشتہ جمعہ کو باوجود تکلیف و درد نقرس کے حضور نے خطبہ جمعہ فرمایا۔ اور جمعہ پڑھایا۔ آج ۲۷ جون کو نسبتاً درد میں آفاقہ ہے۔ مگر صحت کلی نہیں ہوئی۔ احباب خاص طور سے حضور کی صحت کامل کے لئے دعا فرماویں۔

(۲) سیدۃ النساء حضرت ام المؤمنین مد ظلہا العالی کی طبیعت بھی بدستور ناساز ہے۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی جائے۔

(۳) سیدہ ام طاہر حرم ثانی حضرت امیر المؤمنین و صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ بنت حضرت امیر المؤمنین کی طبیعت بوجہ حرارت ناساز ہے۔ صاحبزادی صاحبہ کو ۱۰۳/۱۰۴ درجہ تک جو بخار تھا۔ ٹوٹ گیا۔ احباب دعائے صحت کریں۔

(۴) صاحبزادہ حافظ میرزا ناصر احمد صاحب بی۔ اے۔ مولوی فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ ابن حضرت امیر المؤمنین کو اگرچہ کافی تکلیف ہے گو پہلے سے اب افاقہ ہے۔ مگر صحت کامل کے لئے دعا کی جائے۔

(۵) محترم مفتی محمد صادق صاحب ریحی درد سے جو کمر اور سینہ اور پسلی میں ہے۔ نہایت تکلیف میں ہیں۔ اور امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

(۶) ہفتہ زیر اشاعت میں کئی بار باران رحمت کا نزول ہوا۔ اور ۲۵ جون کو صبح کے وقت خوب بارش ہوئی۔ جس سے موسم میں خوشگوار تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔

(۷) سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت چند روز سے بہت ناساز ہے۔ پٹھوں کی کمزوری کی وجہ سے ایسی تکلیف ہوگئی ہے۔ جسے انگریزی میں Herpes کہتے ہیں۔ سینے اور بازو پر دانے سے نکل آئے ہیں۔ جن میں بہت جلن اور درد رہتی ہے۔ دائیں شانے میں بھی بہت درد ہے احباب صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

ضروری اعلان

ایک شخص مسمی غلام محمد مولوی فاضل سکنہ چکوال ضلع جہلم کی نسبت نظارت امور عامہ میں رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ کہ اس نے کوٹری سندھ میں غیر احمدیوں کی مسجد میں جاکر احمدیت سے ارتداد کا اعلان کر دیا ہے۔ دریافت کرنے پر غربت کا عذر کیا۔ اور پھر توبہ کا اظہار کیا۔ اور پھر بغیر اطلاع کوٹری سے کہیں چلا گیا۔ چونکہ خطرہ ہے کہ یہ شخص دوسری جگہ پر بھی ایسا ہی رویہ رکھے۔ لہذا احباب کو اس شخص سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اسکے ساتھ بارہ تیرہ سال کی عمر کا ایک لڑکا بھی ہے۔ (ناظر امور عامہ)

خدا کا شکریہ اور احباب کو اطلاع

فاروق کی پہلی ششماہی اس پرچہ کے ساتھ ختم ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے یہ توفیق دی۔ کہ میں نے فاروق کو باقاعدہ ہفتہ وار شائع کیا۔ اور ۲۴ پرچے اس چھ ماہ کے احباب کو پہنچ گئے۔ اور بجائے ۲۸۸ صفحات کے جو کہ بحساب ۱۲ صفحہ فی پرچہ ہونے چاہئیں تھے۔ میں نے ۳۰۸ صفحہ دیئے۔ ثم الحمد للہ۔ جن خریداران نے ششماہی اول کا چندہ ادا کیا تھا۔ ان کا چندہ اس پرچہ کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔ پس ان کو چاہیئے۔ کہ وہ ششماہی دوم کا چندہ بہت جلد بھجوا کر مشکوری کا موقعہ بخشیں۔ اور جن کے ذمہ اب تک کچھ بقایا ہے وہ بھی ارسال کر دیں۔ ورنہ جولائی ششماہی دوم سے ایسے خریداران کے نام سے پرچہ بند کر دیا جائیگا۔

احباب بیرون ہند

خاص طور پر متوجہ ہوں۔ کہ وہاں وی۔ پی نہیں جا سکتا۔ ان کو خود اس امر کا خیال چاہیئے۔ کہ چندہ پیشگی ارسال کریں۔ چہ جائیکہ بعض احباب نے اب تک کچھ ادا ہی نہیں کیا۔ باوجود اسقدر چندہ قلیل ہونے کے پھر بھی بقایا کا رہنا نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔ امید ہے کہ دوبارہ یاددہانی کی ضرورت نہ ہوگی۔ (مینیجر فاروق)

الحکم کا سیرت مسیح موعود نمبر با تصویر

عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے ۷ جون کو جو الحکم کا ایک خاص نمبر ۴۴ صفحہ کا سیرت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق شائع کیا ہے۔ وہ اپنی نوعیت میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ عرفانی صاحب نے باوجود علالت طبع اور مالی کمزوری کے اس نمبر کو ہر طرح سے مفید اور نافع الناس بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔ اسمیں بلاک کی اعلےٰ آٹھ تصویریں لگائی گئی ہیں۔ جو اس نمبر کے مناسب حال تھیں۔ مضامین نہایت ہی محنت سے حاصل کر کے عمدہ ترتیب سے شائع کئے گئے ہیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف اور دلچسپ حالات بیان ہوئے ہیں۔ یہ نمبر اس قابل ہے۔ کہ ذی مقدرت احباب غیر احمدی اصحاب کو بطور تحفہ دیکر تبلیغ کا ثواب حاصل کریں۔ اسکی کافی اشاعت ہونی چاہیئے تھی۔ مگر بوجہ عدم گنجائش و مالی کمزوری کے شیخ صاحب اسکو زیادہ تعداد میں نہیں چھپوا سکے۔ تاہم ابھی چند نسخے اس کے باقی ہیں۔ جو ۴ فی نسخہ کے حساب سے احباب منگوا کر تقسیم کریں۔ تو ثواب پائیں گے۔ ایسے نمبر ہر روز نہیں شائع ہوا کرتے۔ یہ تو عرفانی صاحب کی ہمت ہے۔ کہ انہوں نے باوجود علالت کے اسکو شائع کردیا۔ خدا انہیں اسکا عمدہ اجر دے اور صحت بخشے۔ اور اس سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق دے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کی قربانیوں میں اب کون کون شامل ہو سکتے ہیں

جو لوگ تحریک جدید سال پنجم میں شامل نہیں ہوئے اس وجہ سے کہ

(۱) وہ جو طالب علم تھے۔ اب وہ برسر کار ہو گئے ہیں۔

(۲) دوسرے وہ جو اس وقت کلی طور پر نادار تھے۔ مگر اب ان کی آمد کے ذرائع اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دیئے ہیں۔

(۳) وہ جن کو تحریک جدید کا علم نہیں ہوا۔ مگر اب کسی اخبار کے منگوانے سے حضور ایدہ اللہ کے تحریک جدید کے مطالبات کا علم ہوا ہے۔

(۴) چوتھے وہ لوگ جنہوں نے تحریک جدید کو سمجھا نہیں۔ مگر اب اس کے اعلیٰ فوائد اور اسکی اہمیت کے پیش نظر ان کا ایمان اور اخلاص مجبور کرتے ہیں۔

(۵) پانچویں وہ جو اب نئے احمدی ہوئے ہیں۔ یا ایسے نئے احمدی جن کو تحریک جدید کا علم نہیں ہوا۔ اور اب ان کو معلوم ہوا ہے۔

ایسے تمام احباب کو اب عام اجازت ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کے "جہاد کبیر" میں شامل ہو کر اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار والی فوج میں شامل کر لیں۔ اور ایسے احباب کو یہ بھی اجازت ہے۔ کہ وہ سال پنجم کے علاوہ گذشتہ چاروں سالوں میں بھی حصہ لے لیں۔ تا ان کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پانچہزار سپاہیوں کے رجسٹر میں لکھا جائے۔ والسلام

خاکسار برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید

تحریک جدید میں کم سے کم پانچروپیہ سالانہ دینے کی اجازت ہے

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک جدید کی مالی قربانیوں میں شامل ہونے والوں کو یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تحریک جدید میں ایک ایک دو دو۔ تین تین روپیہ کی رقم حضور ایدہ اللہ تعالےٰ منظور نہیں فرماتے۔ بلکہ کم سے کم ایک سال کے لئے پانچ روپیہ کا وعدہ ہونا چاہیئے۔ احباب کو یہ بھی یاد رہے۔ کہ تحریک جدید میں اگر کوئی شخص مثلاً ایک سو روپیہ سالانہ دینے کی طاقت رکھتا ہے۔ مگر وہ صرف پانچروپیہ دیتا ہے۔ تو اسکی اس رقم پر تحریک جدید یا کسی کارکن کو یہ کہنے کا حق نہیں ہے۔ کہ آپ نے اپنی توفیق سے کم کیوں حصہ لیا ہے۔ مگر ایسے دوستوں کو یہ یاد رہنا چاہیئے۔ کہ اپنی توفیق و طاقت سے کم دینے والے اپنے ثواب میں کمی کرتے ہیں۔ اور مومن کی شان سے بعید ہے۔ کہ وہ ثواب کی کمی کو برداشت کرے۔ بلکہ دوستوں کو سابقون الاولون کے ثواب میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مثلاً سال اول پانچروپیہ۔ سال دوم پانچ روپیہ ایک پیسہ۔ سال سوم پانچروپیہ دو پیسہ۔ سال چہارم صرف پانچروپیہ۔ اور سال پنجم میں پانچروپیہ ایک پیسہ دے کر سابقون الاولون میں شامل ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ آئندہ سالوں میں سال چہارم کے چندہ پر اضافہ کرتے جاویں۔ اضافہ خواہ ایک پیسہ کا ہو۔ کیونکہ اس سے ایمان کے حقیقی اضافہ کا ثبوت ملتا ہے۔ غرض ایسے دوستوں کے لئے اب بھی تحریک جدید میں شمولیت کا راستہ کھلا ہے۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

خاکسار برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا سالانہ جلسہ

سالانہ جلسہ انجمن احمدیہ شاہ مسکین نزد فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ بتاریخ یکم و دوم جولائی ۱۹۳۹ء بروز ہفتہ و اتوار ہونا قرار پایا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ حسب دستور سابق جلسہ میں شامل ہو کر جلسہ کی رونق کو بڑھائیں۔ اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو ہمراہ لائیں۔ خاکسار رسید ولایت شاہ امیر جماعت احمدیہ شاہ مسکین

جماعتہائے احمدیہ ضلع جالندھر و ہوشیار پور کیلئے ضروری اطلاع

ضلع جالندھر و ہوشیار پور کی جماعتوں میں حصول وعدہ ہائے و وصولی چندہ خلافت جوبلی فنڈ کا کام حاجی چودھری غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کریام۔ چودھری عبدالحی صاحب کاٹھ گڑھ و چودھری بشارت علی خاں صاحب ساکن سڑوعہ ممبران کے سپرد کیا گیا تھا۔ چنانچہ اس وفد نے اس کام کو بڑی عمدگی کے ساتھ شروع کیا ہوا ہے۔ اور ان کی طرف سے ایک رپورٹ شائع کی جا چکی ہے۔ دوسری رپورٹ جو دورہ کے بعد کی لکھی ہوئی ہے۔ اس رپورٹ میں سابقہ وعدوں پر -/15/762 روپیہ کا اضافہ ہوا ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء

نئے وعدوں کی فہرست شکریہ کے ساتھ شائع کی جاتی ہے۔ اور باقی جماعتوں سے بھی توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ بھی وفد کے ساتھ پورا پورا تعاون کر کے اس چندہ میں کافی اضافہ فرمائینگے

جماعت احمدیہ کریام	-/8/400	روپے
" " لنگڑوعہ	-/-/17	"
" " کریم پور	-/2/82	
" " راہوں	-/-/226	روپے
" " اوڑ	-/4/25	روپے
" " مکند پور	-/-/22	"
" " بہرام	-/-/15	"
" " لنگیری	-/-/78	"
" " بنگہ	-/-/306	"

(ناظر بیت المال)

آل انڈیا نمائشوں میں انعام حاصل کرنیوالی

فلیویا رجسٹرڈ

ہر عمر کا مرد اس دوائی کی ایک گولی سے اسقدر مردمی طاقت حاصل کرتا ہے۔ جو تجربہ سے ظاہر ہو گی۔ جملہ اعضاء رئیسہ کے لئے یہ دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ مردانہ قوت کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت فی پیکٹ عہ محصولڈاک ۸ ر

فلیویا کیمیکل ورکس ۳۷
فرید کوٹ (پنجاب)

ایک احمدی بھائی کی کہانی اسکی اپنی زبانی

مجھے بہت عرصہ سے بواسیر کی مرض نے تنگ کر رکھا تھا۔ ڈاکٹر حکیم اور وید علاج کر کے جواب دے چکے تھے۔ میں تقریباً مایوس ہو چکا تھا۔ کہ اخبار "الفضل" میں پڑھا۔ کہ حکیم محمد صدیق صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چودھری غلام رسول صاحب سب انسپکٹر زمیندارہ بنکس سکھیکے منڈی ملک بشیر احمد صاحب احمدی قادیان جالی فارمیسی شاہدرہ کی تیار کردہ گولیاں بواسیر کھانے کے لئے اور مرہم مسوں پر لگانے کے لئے استعمال کر کے خود فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اور دیگر دوستوں نے بھی اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ آزمائش کے طور پر میں نے بھی ہر دو ادویات منگوائیں۔ امید سے بڑھ کر فائدہ اٹھایا۔ درد اور خون تو دوسرے دن ہی بند ہو گیا۔ میں بواسیر کے مریضوں سے سفارش کروں گا۔ کہ وہ مایوس ہونے سے پہلے

جالی فارمیسی شاہدرہ نزد لاہور

کی ہر دو ادویات قیمتی صرف تین روپے منگوا کر استعمال کریں۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

خاص دعا کی درخواست

(۱) سید شاہ محمد صاحب مبلغ تحریک جدید مقیم پورو کرتو جاوا ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ان کے دونوں پھیپھڑے T.B. سے متاثر ہو چکے ہیں۔ اور حالت تشویشناک ہے۔ ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائی جاوے۔

ہمیشہ سلسلہ احمدیہ کی تمام نئی یا پرانی کتابیں قرآن مجید۔ حمائلیں معرّا و مترجم سیپارے اور قاعدے

کتب خانہ قاسم العلوم

احمدیہ بازار قادیان

سے طلب کریں۔ بارعایت اور جلد تعمیل ہو گی۔ (منیجر کتب خانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

جلد ۲۴ قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ رجون ۱۹۳۹ء نمبر ۲۷

شیخ مصری کی کتاب "شان مصلح موعود" پر سرسری نظر

(قسط اول)

(۱)

بغض و تعصب ایک ایسی نامراد مرض ہے۔ کہ جو بھی اس کا شکار ہوا۔ اسکی دماغی کیفیت مختل ہو گئی۔ ہوش و حواس اسے جواب دے گئے۔ اور اس میں بات کو سمجھنے واقعات پر غور کرنے اور حقیقت حال پر آگاہی پانے کی عقل و خرد نہ رہی۔ اس میں کوئی تخصیص نہیں۔ کہ کوئی پیغامی ہو یا احراری۔ مستری ہو یا مصری۔ راسخ یافتہ ہو یا کمزور۔ جو بھی اسکی زد میں آیا۔ بس بہہ گیا۔ اور کسی میں ہمت نہ ہوئی۔ کہ دوبارہ سنبھل سکے۔ ظاہری بینائی کی موجودگی میں کچھ نظر نہیں آتا۔ اور ظاہری کانوں کی موجودگی میں کچھ سُنا نہیں جاتا۔ ایک صاف اور صریح بات اس کے لئے ایک معمہ بن جاتی ہے۔ نہیں بلکہ اسے معمہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ صرف ایک مرض نہیں۔ بلکہ یہ ایک ایسی آگ ہے۔ جو ہمیشہ ایسے لوگوں کے قلوب میں مشتعل ہو کر ان کے لئے جہنم بناتی ہے۔ جسمانی آگ کسی حد تک قابل برداشت ہوتی ہے۔ مگر یہ وہ آگ ہے۔ جو سوتے بیٹھتے۔ کھاتے۔ پیتے انسانی دماغوں کو ناکارہ اور انسانی کمزوریوں کو الم نشرح کرتی رہتی ہے۔ دنیا کے بہترین انسان جو خدا تعالےٰ کی طرف سے اعلائے کلمۃ الحق کے لئے کھڑے کئے گئے۔ اسی تعصب کی وجہ سے ہزاروں قسم کی مشکلات میں مبتلا کئے گئے۔ مگر اگر خدا تعالےٰ کی خاص مدد شامل حال نہ ہوتی۔ اور ان کی پشت پر خدا تعالےٰ کی بے پناہ قوت نہ ہوتی۔ تو یہ قطعاً ناممکن تھا۔ کہ اس تعصب کی لاپناہ حدود کو وہ بشری کمزوریوں کے ہوتے ہوئے پورے کرسکے۔ ان کی کمر ہمت خدا تعالےٰ کے وعید مضبوط کرتے تھے۔ اور وہ مخالفین کی ان مخالفتوں اور سب و شتم اور تعصب کی پروا نہ کرتے ہوئے دیوانہ وار بڑھتے چلے گئے۔ الٰہی سلسلوں میں ہمیشہ یہ ہوتا چلا آیا ہے۔ کہ ان کی مخالفت کی گئی۔ اور نہایت ہی پُرزور طریق پر کی گئی۔ اعتراضات کا لامتناہی سلسلہ انبیاء کے بعد ان کے خلفاء پر۔ اور خلفاء کے بعد ان کے مقدس جانشینوں پر جاری رہا۔ جسکی بنیاد صرف تعصب تھا۔ تاریخ کا مطالعہ اس بات کو اظہر من الشمس کرتا ہے۔ کہ ایسے لوگ اسلام کے اندر پیدا ہوئے ہیں۔ جو ایک حقیقت کو سمجھتے ہوئے صرف ذاتی مخالفت اور تعصب کی بناء پر قوم کو تباہی میں ڈالنے کی کوشش کرتے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اسلام کی شاندار قربانیاں زریں الفاظ سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ مگر وہ ناروا سلوک جو خدا کے مقدس بزرگوں سے بعض نام کے مسلمانوں نے کئے۔ یقیناً دل ہلا دینے والے ہیں۔ اور ان واقعات کو پڑھ کر ایک حیرت سی چھا جاتی ہے۔ کہ کس طرح اسلام کی ہمدردی کا دعوےٰ کرنیوالے اسلام کے حقیقی دشمن ثابت ہوئے۔ وہ دعویٰ کرتے تھے۔ کہ ہم مسلمان ہیں۔ مسلمانوں کے ہمدرد ہیں اور مسلمانوں کی عزت و توقیر کو بڑھتے ہوئے دیکھ کر ہمارے دلوں میں خوشی محسوس ہوتی ہے۔ مگر درحقیقت وہ لوگ تعصب کی آگ میں جل رہے ہوتے تھے۔ اور اسلام کی ترقی کو دیکھ کر ان کے سینوں پر سانپ لوٹ جاتے تھے۔ مگر پھر بھی ان کے زبانی دعوے یہی ہوتے تھے۔ کہ اسلام ہمارے دلوں میں داخل ہو چکا ہے۔

وہ واقعات جو اسلامی تاریخ کی شاندار عظمت کو بھیانک بنا رہے ہیں۔ ہمارے لئے درسِ عبرت ہیں۔ اسلامی تہذیب و تمدن کا اس قدر تغیر اپنی بے اتفاقیوں اور ریشہ دوانیوں کا نتیجہ تھا۔ اور ہمیں اس حقیقت کے اعتراف میں کوئی شک نہیں۔ کہ اسلام کے سب سے بڑے دشمن یہی شعار کی مخالفت کرنے والے تھے۔

(۲)

صدیوں کے بعد خدا تعالےٰ نے پھر اپنے ایک محبوب کو نوازا۔ اپنے دامن رحمت میں اسے جگہ دی۔ اپنے نور سے اسے منور کیا۔ اور اپنے پاک کلام سے اسکو عزت دی۔ دنیا کے اندھے اور عقل کے دشمن اسکی مخالفت پر کمربستہ ہوئے۔ انہوں نے اپنا پورا زور لگایا۔ اور اسکو مٹانا چاہا۔ مگر جس کو آسمان پر عزت دی گئی ہو۔ اسے کون ذلیل کرے۔ اور جسے ربانی ہاتھ بچا رہا ہو۔ اسے کون نقصان پہنچائے۔ وہ خدا کا جری چودھویں صدی میں ایک ہیجان خیز انقلاب پیدا کر کے اپنے حقیقی دوست کو جا ملا۔ مگر اپنے بعد وہ ایسی جماعت کو تیار کر گیا۔ جو اس کے خدا کے نام کو دنیا میں پھیلانے والی ہے۔ چونکہ اِس سلسلے کو اُس سلسلے سے کامل مطابقت تھی۔ جس کو آج سے ساڑھے چودہ سو برس قبل عرب کی سرزمین سے ایک مردِ خدا نے شروع کیا تھا۔ اسلئے ضرور تھا۔ کہ یہ انہیں حالات میں سے گزرتا۔ جن سے ان صحابہ رضؓ کو اور اس سلسلہ کی کڑیوں کو گزرنا پڑا۔ اور شاید اگر یہ سلسلہ ان حالات میں سے نہ گزرتا۔ تو اسکی صداقت میں اشتباہ ہوتا۔ مگر ہماری آنکھوں نے دیکھا۔ کہ بالکل وہی حالات اس سلسلہ میں پیدا ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں۔ خلفاء کی مخالفت کی مرض بعض کج فہم لوگوں میں اُسی زمانہ میں پیدا ہوئی۔ پس ضرور تھا۔ کہ اس سلسلہ میں بھی ایسا ہوتا۔ خلیفہ کے حقوق پر اُس وقت بھی آرار قائم کی گئی۔ اور آج بھی قائم ہوتی ہیں۔ آج جبکہ اس سلسلہ کی کامل مطابقت ہمارے پیارے امام خلیفۃ المسیح الثانی کے وجود پُرنور سے ثابت ہو رہی ہے۔ تو دشمن اپنی شرارتوں اور حیلہ سازیوں سے بھی اس سلسلہ کی مطابقت قرون اول کے اصحاب سے کر رہے ہیں۔

(۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ترقی اور عزت کو دیکھ کر وہ لوگ جن میں کسی حد تک بھی تکبر کی رگ موجود تھی۔ جل گئے۔ ان کے خرمنِ حیات پر بجلی سی گر گئی۔ ان کی تمناؤں کا لہلہاتا ہوا گلزار اجڑ گیا۔ اور وہ قادیان کو چھوڑ کر چل دیئے۔ انہوں نے آپ کے خاندان پر ناروا حملے کئے۔ ہاں اس مقدس ہستی کے خاندان پر جس کے ہاتھ میں انہوں نے ہاتھ دیا۔ جس کے مقدس وجود کے ساتھ انہوں نے پیمانِ وفا باندھا۔ مگر نتیجہ کیا تھا۔ وہ خود ذلیل ہوئے۔ اور خدا نے اپنے پیارے "محمود" کو عزت دی۔ واقعات اور زمانہ بدلتا گیا۔ لوگوں کے دلوں میں محبت اور نفرت کی لہریں موجزن ہوتی رہیں۔ اور جب بھی کسی میں اس حد تک ناسمجھی پیدا ہوئی۔ کہ وہ خدا کے مقدس مسیح کے خاندان پر حملہ آور ہو۔ خدا تعالےٰ نے اس کو دھتکارا اور اپنی بارگاہ سے دور پھینک دیا۔ آخر کوئی غور تو کرے۔ پیغامیوں کا فتنۂ عظیم۔ بہائیوں کی خطرناک پالیسی۔ مستریوں کی طوفان خیزی۔ احراریوں کی بے پناہ کوششیں کیا ان کو خاک و خس کر دینا کسی انسان کا کام تھا۔ کیا "اکیلا محمود" جسکی صحت کمزور ہوتی تھی۔ اور جسکی طبیعت ناساز رہتی تھی۔ اکیلا اتنے عظیم الشان کام کو ہاتھ میں لے سکتا تھا۔ مگر خدا تعالےٰ کے غیبی ہاتھ نے اسکی مدد کی۔ اور وہ آپ اس کا پشت پناہ ہوا۔ اور اسکو تمام مخالفین کی مخالفتوں کے باوجود بڑھایا۔ اور اسکی جماعت کو بنیان مرصوص کی طرح کیا۔ مگر کیا ہی بدقسمت ہے وہ انسان جو یہ سب معاملات دیکھ کر پھر جماعت سے الگ ہوا۔ اور صرف خود الگ نہیں ہوا۔ بلکہ اس نے جماعت کو ایک غلط راہ پر ڈالنے کی کوشش کی۔ صرف اسلئے کہ اس کو "محمود" سے ذاتی اختلاف تھا۔ اس نے چاہا۔ کہ حضرت محمود کی فضیلت کو مکدر کرے اور اس نور کی نورانی کرنوں سے دوسروں کو دور لے جائے۔ مگر خدا تعالےٰ جب تک کسی کے ساتھ ہو۔ اس کو خطرہ ہی کیا ہے۔ وہ انسان خود گر گیا۔ اس کا رعب گیا۔ اسکی قدر گئی۔ وہ ذلیل ہوا جماعت کے ہر فرد کی نگاہ میں۔ اس لئے کہ اس نے خدا کے مقدس خلیفہ کی مخالفت کی۔ ہاں غور تو کرو۔ پیغامیوں نے کیا کر لیا۔ جو آج مصری صاحب اسی ساز و سامان سے آراستہ ہو کر لڑائی کو نکلے ہیں۔ کیا ان کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ مثالیں کافی نہیں۔

(۴)

احباب کرام۔ شیخ مصری صاحب جب سے الگ ہوئے۔ بغض وحسد کی آگ بجائے کمی کے بھڑک رہی ہے۔ وہ احمدیت کے نام کی آڑ میں احمدیت کو مٹانا چاہتے ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا۔ اُن کے اور ان کی پارٹی کے گندے اور لغو اشتہارات آپ کے دماغوں میں ابھی محفوظ ہوں گے۔ اور وہ بے حیائی جو ان اشتہارات میں عریاں تھی۔ ابھی آپ کی نگاہوں سے مخفی نہ ہوئی ہوگی۔ یہ صحیح ہے۔ کہ مرور زمانہ واقعات کی یاد کو کسی حد تک بُھلا دیتا ہے۔ مگر مجھے یقین ہے۔ کہ وہ ایسے چر کے احمدیہ جماعت کے دلوں پر لگائے گئے تھے۔ جو کبھی بھی مندمل نہیں ہوسکتے۔ وہ تلوار کے زخم نہ تھے۔ جو مٹ جاتے۔ بلکہ وہ زبان کے زخم تھے۔ جو ایک نہ مٹنے والا اثر ہمارے دلوں پر چھوڑ گئے۔ لگا ہے گا ہے ان زخموں پر مصری صاحب نمک چھڑک دیتے ہیں۔ اور ان زخموں کو از سرِ نو تازہ کر دیتے ہیں۔ وہ مظلوموں کو ستانے میں ایک لذت محسوس کرتے ہیں۔ اور ہماری خاموش قلموں کو حرکت دلانا چاہتے ہیں۔ وہ پھر وہی اخلاق سوز طریق اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ جس کے لئے تاریخ اسلام آج بھی شرمندہ ہے۔ اور ان واقعات کو پڑھ کر ایک سچے مسلمان کا سر ندامت سے جھک جاتا ہے۔ وہ پھر وہی فضا پیدا کرنے کے متمنی ہیں۔ جو مدتوں مسلمانوں کی بے چینی کا موجب بنی رہی۔ وہ اتفاق ومحبت کو توڑ کر جماعت کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ احمدی کہلاتے ہیں۔ مگر ہمیں احمدیت سے دور لے جانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔

وہی مصری صاحب جو مخالفوں کو جواب دیا کرتے تھے۔ انہی اعتراضات کو لے بیٹھے۔ اور بالکل پیغامیوں کی طرح بھول ہی گئے۔ کہ کبھی میں خود بھی ان کے جوابات دیا کرتا تھا۔ پیغامی دوست گئے اور واپس نہ آئے۔ مصری صاحب نے جماعت سے علیحدگی اختیار کی۔ اور بظاہر ان کی واپسی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ مصری صاحب الگ رہیں۔ یہ ایک علیحدہ امر ہے۔ مگر تکلیف دہ امر صرف یہی ہے۔ کہ وہ احمدی ہونے کے مدعی ہیں۔ وہ اب بھی یہ دعویٰ کئے جا رہے ہیں۔ کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے محبت ہے۔ وہ آج بھی اس بات کے مدعی ہیں۔ کہ احمدیت کی صداقت میرے رگ وریشہ میں رچی ہوئی ہے۔ مگر وہ عمل جو کرتے ہیں احمدیت کو بدنام کرنے کا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان پر اعتراضات کرنے اور پھر آپ کے خاندان سے محبت رکھنے کے مدعی ہونا مصری صاحب کی ہی عقل میں آسکتا ہے۔

(۵)

انہی دنوں میں مصری صاحب نے ایک کتاب بنام "شانِ مصلح موعود" تصنیف کی ہے۔ جس میں انہوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔ کہ یہ ثابت کر دیا جائے۔ کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی دربارہ مصلح موعود کے مصداق نہیں ہیں۔ یہ مصری صاحب کا شاہکار ہے۔ یہی وہ زبردست حربہ ہے۔ جس کے بل بوتہ پر مصری صاحب نے اخراج از جماعت کی جرأت کی۔ یہی وہ تصنیف ہے۔ جس کو نہایت ہی عرق ریزی سے مصری صاحب نے اپنی کم از کم پانچ سالہ کوششوں میں تیار کیا۔ ان کو یہی گمان تھا۔ کہ میری کتاب شائع ہوتے ہی احمدیہ جماعت میں ایک انقلاب عظیم پیدا ہو جائیگا۔ یقین جانئے جس طرح مصری صاحب نے اپنی پوزیشن کے متعلق غلطی کھائی تھی۔ کہ مجھے جماعت میں رسوخ حاصل ہے۔ اور جماعت میرے پیچھے لگ جائے گی۔ مگر ہؤا اسکے بالکل برعکس۔ بالکل یہی خیال مصری صاحب کو اپنی تصنیف کے متعلق تھا۔ ان کی یہ جرأت علیحدگی اس بات کو اظہر من الشمس کر رہی ہے کہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ میری تصنیف اس قدر شاندار اور مدلل ہے۔ کہ جماعت احمدیہ فوراً اپنے ہتھیار ڈال دے گی۔ اور وہ لاجواب ہو جائیں گے۔ ہم تو چشم براہ تھے۔ کہ مصری صاحب کچھ لکھیں۔ تا معلوم ہو۔ کہ وہ آج کل کن خیالات کے حامل ہیں۔ تا ان کے ذہنی انقلاب کی کیفیت کا کچھ علم ہو سکے۔ اشتہارات کے اس سلسلہ کے بعد مصری صاحب کی کتاب۔ ان کی ذہنی تصویر ان کی قلبی کیفیت کا آئینہ ہمارے پیش نظر ہے میں نے جب پہلی بار اس کتاب کے ذکر کو سنا۔ اشتیاقِ دید پیدا ہؤا۔ آخر کسی نہ کسی طرح ایک عدد کتاب مل گئی۔

مصری صاحب۔ میں آپ کو یقین دلا دوں۔ کہ میں نے ہرگز ہرگز آپ کی کتاب "شانِ مصلح موعود" کو اس نیت سے نہیں پڑھا۔ کہ اس پر کیا کیا اعتراضات ہو سکتے ہیں۔ بلکہ میرا خداشاہد ہے۔ میں نے صرف اسلئے اس کا مطالعہ کیا۔ تا آپ کی علمی تحقیق کا اندازہ ہو سکے۔ مصری صاحب۔ میں آپ کو کس طرح یقین دلاؤں۔ کہ میں نے آپ کی اس کتاب کو مصلح موعود کی پیشگوئی کا جس حد تک تعلق تھا۔ بالکل خالی الذہن ہو کر پڑھا۔ مگر ایسے مقامات آئے۔ کہ میں وہاں حیرت واستعجاب کا مرقع بن گیا۔ میں نے رات کی پُر سکون فضاؤں میں آپ کی کتاب کا نہایت سکون وقرار سے مطالعہ کیا۔ مگر وہ مقامات آئے۔ جہاں مجھے بے اختیار ہنسی آگئی۔ ایسی بودی دلیلیں مجھے نظر آئیں۔ جن کی ایک ایسے شخص سے قطعاً امید نہ تھی۔ جو اس قدر معمر ہو۔ اور گذشتہ ہیڈ ماسٹر ہو۔ ہاں میں یہ بتائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ بعض مقامات پر پہنچ کر میں نے اپنی آنکھوں کو بند کر کے آپ کی اس قلبی کیفیت کا اندازہ لگانے کی کوشش کی۔ جس کی موجودگی میں آپ نے وہ کتاب لکھی۔ اور مجھے یہ محسوس ہؤا۔ کہ آپ اپنی تصنیف کے وقت ہر قدم پر محسوس کر رہے تھے۔ کہ اس بات کا جواب معقول دیا جا سکتا ہے۔ اور پھر اسکو آپ اس طریق پر پیش کرتے ہیں۔ کہ تا ان اعتراضات سے بچ سکوں جو اس پر حقیقی معنوں میں وارد ہو سکتے ہیں۔ میں نے اس کے بعد کئی بار مطالعہ کیا۔ اور آخر میں نے چاہا۔ کہ میں اپنے خیالات کا وہ کسی حد تک ہوں اظہار کر دوں۔ شاید کوئی روح جو بھٹکی ہوئی ہو۔ یا آپ کی تصنیف سے غلط رستہ پر پڑنے والی ہو۔ وہ اپنے ایمان کے ضائع ہونے سے بچ جاوے۔

(۶)

جہاں مجھے اس کتاب کے پڑھنے سے نہایت افسوس ہؤا۔ اور میرے قلق اور الم کی کوئی انتہا نہ رہی۔ میرے حیرت واستعجاب کی کوئی حد نہ رہی۔ کہ اب مصری صاحب جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگ گئے ہیں۔ صداقت سے ان کو دُور کا بھی واسطہ نہیں رہا۔ وہ بد دیانتی کو دیانت اور دیانت کو بد دیانتی سمجھنے لگ گئے ہیں۔ وہاں میرے قلب سے خدا تعالےٰ کے شکر کی آواز بلند ہوئی۔ میں بے اختیار ہو کر خدا تعالیٰ کے لئے سجدہ میں گر گیا۔ اور میں نے خدا تعالےٰ کے جلال اور قدرت اور اس کے تصرف کو دیکھا۔ میں نے اس بات کو اس کتاب میں سے حاصل کیا۔ جسکی مجھے قطعاً امید نہ تھی۔ کبھی وہم وگمان بھی نہ تھا۔ کہ اس طریق پر خدا تعالیٰ اپنے تصرف کا اظہار کرے گا۔ مصری صاحب نے کتاب لکھی۔ بہت اچھا کیا۔ میں ان کو کہوں گا۔ اسکی اور اشاعت کریں۔ اسکی جس قدر زیادہ اشاعت ہو۔ میں سمجھوں گا۔ نہایت مفید ہے۔ خدا تعالےٰ نے مصری صاحب کے ہاتھ باندھ کر ان سے وہ بات منوا دی۔ جس کے لئے ہماری اخباریں وقف رہیں۔ جس کے لئے ہمارے مقرر بار بار اپنی تقاریر کو وقف کرتے رہے۔ مصری صاحب اپنے ہاتھوں آپ گرفتار ہوئے۔ اور لطف یہ کہ ان کو احساس بھی نہیں ہؤا۔ کہ اس نے یہ کتاب لکھ کر اپنے ہاتھوں پر کلہاڑا مار لیا ہے۔ اور اب مصری صاحب کی زبان اس طرح بند ہو گی۔ کہ امید نہیں پھر کبھی پبلک کے سامنے آئیں۔ سوائے اس کے کہ اُن کو سمجھ اور دانشمندی جواب دیدے۔ کیا اس انسان کی حالت قابل دید نہ ہوگی۔ کہ جس کا گھر لٹ چکا ہو۔ اور اسکو پتہ نہ ہو۔ کیا اس شخص کی حالت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جس کے گھر کو آگ لگ گئی۔ اور اسکو پتہ نہ ہو۔ سے

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

کسی نے کہا ہے۔ سے

عدو شرے بر انگیزد کہ خیر ما دراں باشد

میں ذہنی طور پر اس بے بسی کا اندازہ لگا رہا ہوں۔ جس کے ماتحت مصری صاحب اپنے ہاتھوں اپنے خیالات کی تباہی پر مائل ہوئے۔ آج انہوں نے اپنے اس خیال کی اپنے ہاتھوں تردید کی۔ جس کو انہوں نے اپنی عمارت کی بنیاد قرار دیا تھا۔

مصری صاحب کی ساری کوشش اور توجہ اس طرف منعطف ہو گئی۔ کہ کسی نہ کسی طرح یہ ثابت کر دیا جاوے۔ کہ موجودہ خلیفہ مصلح موعود نہیں۔ مگر اس مسئلہ کے ساتھ ساتھ وہ ایک ایسی بات کے ماننے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ جس کا انہوں نے آج تک جب سے ان کی شاخ سلسلہ عالیہ کے مقدس درخت سے کاٹی گئی ہے۔ اعتراف نہیں کیا۔

قارئین کرام! مصری صاحب کا دعویٰ کیا تھا۔ وہ کیوں علیحدہ ہوئے۔ وہ کہتے تھے۔ خلیفہ ہو سکتا ہے۔ مگر یہ خلیفہ اس قابل نہیں۔ کہ خلافت کے بار کو سنبھالے۔ ان کے خیالِ خام اور عقلِ بے لگام میں یہ خیال راسخ ہو چکا تھا۔ کہ اب میں یہ ثابت کر ہی چھوڑوں گا۔ کہ اخلاقی طور پر موجودہ خلیفہ نقائص کا حامل ہے۔ اسکو انہوں نے نہایت ہی اشتعال انگیز پیرایہ میں بیان کرنا شروع کیا۔ انہوں نے دھمکیاں دیں۔ انہوں نے ڈرایا اور دھمکایا۔ مگر جس آئینہ میں داغ ہی نہ ہو۔ اسکو طعن وتشنیع سے کیا۔ جماعت نے کہا۔ مصری صاحب موجودہ خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد ہیں۔ آپ کی بے شمار دعائیں آپ کے متعلق ہیں۔ خدا تعالےٰ نے آپ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کی پیدائش سے بہت قبل اطلاع دی گئی - اور آپ کی پیدائش بشارت کے ماتحت ہوئی ہے - اسلئے آپ کے یہ تمام اعتراضات بے معنی لغو اور بے ہودہ ہیں مگر مصری پارٹی اپنے ان لغو اعتراضات کو نہایت مزے سے چٹخارے لے کر اپنے ان چند ہمنشینوں کے سامنے بیان کرتی رہی - جو اسلام کے ننگ ہیں - اور مصری صاحب یہی رٹ لگاتے چلے گئے - کہ یہ خلیفہ مبشر نہیں - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان کے متعلق کوئی بشارت نہیں ہوئی -

(۷)

سوال پیدا ہوتا تھا - کہ کیا مصری صاحب اتنے ہی لاعلم تھے - کہ ان کو ان بشارات کا علم نہ تھا - جو کہ واضح طور پر آپ کی کتب میں موجود تھیں - مگر حقیقت یہی ہے - کہ یہ سب کچھ عمداً اور جان بوجھ کر کیا جا رہا تھا - اگر اس طریق کو مصری صاحب اختیار نہ کرتے - تو ان کے لئے اس کے سوائے اور کوئی صورت رہ ہی نہیں جاتی - کیونکہ مصری صاحب کو اچھی طرح علم ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں ایک نہایت زریں اصول بغیر کسی استثناء کے پیش کیا ہے - جو یہ ہے :-

ان اللّٰہ لا یبشر الانبیاء والاولیاء بذریۃ الا اذا قدر تولید الصالحین.

کہ اللہ تعالےٰ کسی نبی اور ولی کو اس وقت تک لڑکے کے پیدا ہونے کی بشارت نہیں دیتا - جب تک کہ اس کا صالح ہونا مقدر نہ ہو - اب اس اصل کو مصری صاحب خوب جانتے تھے - اور اسی لئے ان کا طریق یہ تھا - کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی بشارت یا پیشگوئی کا مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو نہ سمجھتے تھے - کیونکہ اگر مصری صاحب حضور کو بشارت کے ماتحت پیدا شدہ تسلیم کر لیتے - تو پھر وہ ان لایعنی اور بے ہودہ اعتراضات کو کیونکر پیش کر سکتے تھے - اس لحاظ سے تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انتہائی توہین کرنے والے ٹھہرتے - مصری صاحب نے خوب سوچا - اور کہا - آؤ - میرزا محمود احمدؐ صاحب کے متعلق احمدی جو بشارات پیش کرتے ہیں - ان کو بھول جاؤ - اور اخلاقی اعتراضات شروع کر دو - لوگ حیرت واستعجاب سے ہمیں پوچھتے تھے - کہ کیا مصری صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت سے ہی انکار کر گئے - ہم نے یہی جواب دیا - ابھی ان کا یہی دعویٰ ہے - کہ وہ نبی تسلیم کرتے ہیں - مگر وہ کہتے یہ ہیں - کہ موجودہ خلیفہ بشارت کے ماتحت پیدا نہیں ہوا - مصری صاحب کی تمام عمارت کی بنیاد یہی تھی - جو میں نے بتا دی - وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانتے ہوئے اور آپ کو خدا تعالےٰ کا فرستادہ تسلیم کرتے ہوئے آپ کے پیارے فرزند محمود پر صرف اسی صورت میں اعتراض کر سکتے تھے - کہ جس صورت میں وہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بشارت کے ماتحت پیدا شدہ تسلیم نہ کریں - یہی ان کا اصل تھا - اور یہی بنیاد جس کے سہارے ان کی بدظنی کی عمارت تعمیر ہو رہی تھی - معاملہ یہاں تک ہی رہتا - تو شاید کسی شخص کے لئے مشتبہ ہو جاتا - مگر وہ خدا جو اپنے مظلوم بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے - اور مدد کرتا ہے - اس نے مدد کی اور خوب مدد کی - اے میرے احمدی بھائیو! کیا ہمارے لئے یہ انتہائی شکر کا مقام نہیں کہ مصری صاحب نے اپنی عمارت کو اپنے ہاتھوں خود گرا دیا - اور اپنے ہتھیار ہمارے ہاتھ میں دے دیئے - وہ کیا بات ہے - اور کس طرح پر ہے - آیئے میں آپ کو بتلاؤں -

مصری صاحب کی کوشش یہی ہے - کہ وہ اپنی اس کتاب میں یہ چیز ثابت کر دیں - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء والی یا مصلح موعود والی پیشگوئی کے مصداق موجودہ خلیفہ صاحب ہرگز ہرگز نہیں - جیسے کہ مصری صاحب اپنی کتاب کے ص۸۵ پر لکھتے ہیں

"لیکن جب ہم حضرت اقدس کی کتب کو دیکھتے ہیں - تو وہاں ہمیں کہیں بھی یہ لکھا ہوا نہیں ملتا - کہ جناب خلیفہ صاحب کی پیدائش کی پیشگوئی ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں کی گئی ہے"

میں اسجگہ یہ دکھانا نہیں چاہتا - کہ حضور نے فلاں کتاب میں یہ لکھا ہے - اور فلاں میں یوں - میں تو صرف یہ بات پیش کرنا چاہتا ہوں - کہ مصری صاحب نے کس طرح اپنے ہتھیار ہمارے ہاتھوں میں دے دیئے ہیں - جہاں مصری صاحب نے ۲۰ رفروری کی پیشگوئی کا مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو قرار دینے سے انکار کیا ہے - وہاں ہم یہ دیکھتے ہیں - کہ آیا مصری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو کسی اور پیشگوئی کا مصداق بھی سمجھتے ہیں یا نہیں - نہ سہی مصلح موعود - اس کے علاوہ بھی وہ کسی پیشگوئی کا مصداق قرار دیتے ہیں - اگر تو پہلے کی طرح وہ کہہ دیتے - کہ نہیں - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی پیشگوئی کے بھی وہ مصداق نہیں - تو بات اور تھی - مگر اس صورت میں وہ تصنیف کا شوق جو قلب میں پیدا ہو چکا تھا - پورا نہ ہو سکتا تھا - اسلئے اس شوق کی تکمیل کی - کتاب لکھی - شائع کی - اور ہماری خوشی میں اضافہ کیا - خدا تعالےٰ کی قدرت پر قربان جاؤں - وہ شخص جو حضور امیر المومنین کو کسی بھی پیشگوئی کا مصداق قرار نہ دیتا تھا - کس طرح مجبور ہو گیا ہے - کہ وہ تسلیم کرے . . . .

. . . .

. . . .

کہ حضرت امیر المومنین خدا تعالےٰ کی بشارت کے ماتحت پیدا ہوئے ہیں - نہ سہی مصلح موعود میں ابھی اس کا ذکر نہیں کر رہا - صرف بشارت کا ذکر ہے - مصری صاحب اپنی کتاب کے ص۱۸۶ پر لکھتے ہیں -

"پس اس سے ثابت ہوا - کہ سبز اشتہار اور دہم جولائی میں صرف مصلح موعود ہی کی پیشگوئی نہیں - بلکہ ایک اور لڑکے کی بھی پیشگوئی ہے جو جناب خلیفہ صاحب کی پیدائش سے پوری ہوئی"

میں اس وقت یہ نہیں بتاؤں گا - کہ مصری صاحب کا یہ خیال بھی قطعاً غلط ہے - اور اس میں انہوں نے تکلیف مالا یطاق اٹھائی ہے - بلکہ میں صرف یہ پیش کر رہا ہوں - کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کا آپ کو مصداق نہ مانتے ہوئے پھر بھی انہوں نے مجبور ہو کر سبز اشتہار اور دہم جولائی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بشارت کو تسلیم کر لیا ہے فھو المراد - اسی پر بس نہیں - اس کے آگے لکھتے ہیں -

"اس سے ان لوگوں کا مطالبہ بھی پورا ہو گیا - جو کہا کرتے ہیں - کہ جناب خلیفہ صاحب کی الگ پیشگوئی دکھاؤ - کیونکہ حضرت اقدس نے لکھا ہے - کہ میں نے ہر لڑکے کی پیدائش سے قبل اس کے پیدا ہونے کی پیشگوئی کی ہے - سو میں نے دکھلا دیا ہے - کہ حضرت اقدس نے ان (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ناقل) کے پیدا ہونے کی پیشگوئی اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں کی - اور پھر سبز اشتہار میں کی" ص۱۸۶ - ۱۸۷

کس قدر واضح تحریر ہے - مصری صاحب کو بدیہہ تسلیم ہے - کہ حضرت امیر المومنین کی پیدائش کی دو اشتہاروں میں بشارت دی گئی ہے - ایک سبز اشتہار میں اور ۱۰ رجولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں

(۸)

مصری صاحب کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں پڑھ کر عجیب مضطربی کیفیت پیدا ہو گئی ہے - اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں جو محمود سے متعلق ہیں - آپ کو ایک کی بجائے دو نظر آ رہی ہیں - ایک کو وہ مصلح موعود قرار دیتے ہیں - اور ایک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر چسپاں کرتے ہیں - جس طرح ایک بھینگے انسان کو بینائی میں فتور ہو جانے کی وجہ سے ایک ہی چیز کی دو نظر آتی ہیں - اسی طرح بالکل مصری صاحب کی روحانی بینائی میں جب فتور واقع ہوا - تو ان کو ایک ہی محمود کے دو نظر آنے لگے - آہ - یہ مصری صاحب کے اس قلبی اضطراب کا ہیجان ہے - اور یہ ان کے ضمیر کی ملامت ہے - جو ان کو پکار پکار کر کہہ رہی ہے - کہ اے عبد الرحمان - محمود کی پیشگوئی حقیقی طور پر اسی خدا کے پیارے پر چسپاں ہوتی ہے - لیکن خیر - میں اس وقت صرف یہ بتلا رہا ہوں - کہ مصری صاحب نے حضرت امیر المومنین کو نہ صرف سبز اشتہار اور دس جولائی کے اشتہار کا مصداق تسلیم کر لیا ہے - بلکہ وہ اپنی کتاب کے ص۱۸۱ پر حقیقۃ الوحی ص۲۱۷ کا ایک حوالہ درج کر کے لکھتے ہیں -

"اب دیکھ لو - کس صفائی سے حضرت اقدس فرما رہے ہیں - کہ جناب خلیفہ صاحب کا نام محمود احمدؐ کشف کی بنا پر رکھا گیا تھا -"

پس میں فی الحال صرف یہی دو حوالے آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں - باقی پھر سہی - اور میں جماعت احمدیہ کو مبارکباد دیتا ہوں - کہ خدا تعالےٰ نے ان کی دعاؤں کو سنا - اور اس کا نہایت نیک نتیجہ پیدا کیا - مصری صاحب نے اپنی تصنیف میں یہ ایک بار نہیں - بلکہ بار بار تسلیم کیا ہے - کہ حضور امیر المومنین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بشارت کے ماتحت پیدا ہوئے ہیں - اور خدا تعالےٰ کا یہ قانون ہے - کہ جب تک کسی بچے کا صالح ہونا مقدر نہ ہو - اس وقت تک وہ اپنے نبی یا ولی کو اسکی بشارت نہیں دیتا - کیونکہ اگر اس لڑکے نے برے اخلاق والا ہونا ہو - تو یہ اس نبی یا ولی کے لئے کوئی بشارت نہیں - بلکہ اس کے لئے تو یہ انتہائی رنج والم کا مقام ہے - کہ اسکی نسل سے ایک ایسا شخص پیدا ہونے والا ہے - جو اسکو بدنام کرے - بلکہ وہ تو اس کے لئے ایسی بری اور افسوسناک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبر ہوگی۔ کہ وہ دعا کرے۔ کہ ایسا لڑکا پیدا ہی نہ ہو۔

پس جب حضرت مسیح موعودؑ نے یہ اصل بیان فرمایا۔ جس کا مصری صاحب کو اعتراف ہے۔ اور اس کا وہ کسی صورت میں انکار نہیں کرسکتے۔ اور مصری صاحب نے حضرت امیر المومنین کو بشارت کے ماتحت پیدا شدہ تسلیم کرلیا۔ تو اب آپ کا صالح ہونا یقینی ہے۔ اور وہ تمام اعتراضات کی عمارت جو مصری صاحب نے قائم کی تھی۔ ان کے ہاتھوں دھڑام سے نیچے آگری۔

اب مصری صاحب کے لئے صرف مندرجہ ذیل تین صورتیں ممکن ہیں۔

(اول) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر کا انکار کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت سے بھی انکار کردیں۔

(دوم) اپنی کتاب "شانِ مصلح موعود" کی اشاعت روک لیں۔ یا شائع کردیں۔ کہ یہ غلطی سے حضرت امیر المؤمنین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بشارات کے ماتحت پیدا شدہ تسلیم کیا گیا ہے۔

(سوم) تیسری صورت یہی ہے۔ کہ اپنی غلطی کو دیانتداری سے تسلیم کریں۔ اور حق کو ماننے میں کوئی حجاب محسوس نہ کریں۔ اور خدا کے مقدس خلیفہ کے ہاتھوں میں ہاتھ دے۔ کہ اپنی عاقبت کا زادِ راہ تیار کرلیں۔

مصری صاحب یہ دنیا فانی ہے۔ یہ خشک علم کسی کام نہیں آسکتا۔ اور چالاکیاں اور ہوشیاریاں کسی کو خدا تعالے کی گرفت سے بچا نہیں سکتیں۔ خلفاء کی مخالفت کے پہلے کون سے نیک نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ جو اب ہوں گے۔ اور پہلے ہی وہ کب قابل احترام ہستیاں تسلیم کی جاتی ہیں۔ کہ آپ قابل احترام ہو جائیں۔ پس تنہائی میں غور کریں۔ اور اپنی اس ضمیر کی آواز سے ہی سبق حاصل کریں۔ باقی پھر سہی۔

خیر اندیش۔

الوداعی ایڈریس

شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل مبلغ افریقہ کو خدام الاحمدیہ محلہ دار البرکات کی طرف سے مندرجہ ذیل ایڈریس انکی دوبارہ روانگی افریقہ پر پیش کیا گیا۔

ایڈریس

برادرم مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

نودعك الرحمٰن فی غربتك
مرتقبی رحماہ فی اوبتك

دنیا میں حالات ایک بھائی کو دوسرے بھائی سے جدا کیا کرتے ہیں۔ اور یہ بات کچھ ایسی عادت بن چکی ہے۔ کہ اس بات کو بہت کم محسوس کیا جاتا ہے۔

پیارے بھائی! ہماری ایک وقتی جدائی اپنے اندر دو طرفہ جذبات رکھتی ہے۔ ہم کو آپ کے جانے سے مسرت بھی ہے اور غم بھی۔ مسرت کی بنیاد ہمارے اس یقین پر ہے۔ کہ آپ کا ہر ایک قدم جو قادیان سے ممالک غیر کی طرف بڑھیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ العزیز احمدیت کی ترقی کا باعث ہوگا۔ اور ہماری یہ مسرت دو چند ہو جاتی ہے۔ جب ہم یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ اس ترقی کے باعث افضال الٰہی ہمارے بھائی کے شامل حال ہونگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کے ماتحت کہ "میں ایک نیا آسمان اور نئی زمین بناؤنگا"۔ آپ اس "نئے آسمان" اور "نئی زمین" کی تعمیر میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایسے سامانوں کی ایزادی کر رہے ہیں۔ جو اسکو نزدیک تر اور کامیاب تر کردے۔ ہماری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی تائیدات معجزانہ رنگ میں آپ کے سر پر کامیابی کا سہرا باندھوائیں۔ اور اس کامیابی کو جس کی بشارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے الہامات میں دے چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ قریب تر کرسکیں۔ ابھی تک ہمیں اپنی "مدنی زندگی" کی تلاش ہے۔ ممکن ہے۔ کہ اسکی ابتداء افریقہ جیسے ایک غیر معروف قطعہ سے اللہ تعالےٰ کی تائیدات اور آپ کی مساعی سے شروع ہو۔

اس امر پر دل حزن والم کے جذبات سے بھی لبریز ہے۔ اور ہمارے اذہان متفکر ہیں۔ کہ آپ جیسے عزیز بھائی جنہوں نے اپنے عرصۂ حیات کا ایک طول وطویل حصہ زندگی کا سب سے شیریں اور قیمتی وقت یعنی اپنا بچپن اور جوانی قادیان میں گذاری ہم آپ کی صحبتوں سے فیضیاب ہوئے۔ نیک وپاک ہستی سے ہم نے بیش بہا فوائد حاصل کئے۔ آپ کے علم سے متمتع ہوئے۔ سلسلہ کے لئے آپ کا جوش اور احمدیت کے لئے آپ کا اخلاص ہمارے لئے شمع ہدایت بنا۔ آپ کا نمونہ ہمارے لئے باعث صد فخر اور قابل تقلید ہے۔ پس آج آپ کو خدا حافظ کہتے ہوئے ہمارے دل ملول اور ہمارے احساسات حزن وغم شدید ہیں۔ کہ آپ جیسی ہستی ہماری آنکھوں سے ایک لمبے عرصہ کے لئے اوجھل ہو رہی ہے۔

ہمارے بھائی! جائیے خدا کی امان اور اسکی حفاظت میں جائیے۔ جائیے اور اعلائے کلمۃ الحق کی کامیاب اور شاندار فتوحات کے بعد واپس آئیے۔ ابراہیم ثانی کے چہکتے ہوئے پرندے جا! کہ ہماری آنکھیں ان کامیابیوں کو دیکھنے کے لئے بیتاب ہیں۔ اور ہمارے دل ان کامرانیوں کے نظارہ کے لئے بیقرار ہیں۔ جب دنیا احمدیت کے شاداب درخت کے تلے ہی اپنا سامان اطمینان اور متاع تسکین حاصل کرے گی۔ سلسلہ کے ہونہار مبلغ! تو ہم سے بے شک دور ہو رہا ہے۔ مگر یہ بُعد محض جسمانی ہے۔ ورنہ ہمارے دل اور ہمارے جذبات تیرے ساتھ ہیں۔ ہمارے قلوب میں تیری محبت و الفت اور خلوص ووداد کے شدید ترین جذبات موجزن ہیں۔ ہماری دعائیں تیرے ساتھ ہیں۔ کہ تو احمدیت کے لئے وہ کارنامے سرانجام دے۔ جو سلسلہ کی تاریخ میں تاقیامت یادگار رہیں۔ اور آنے والی نسلوں سے تحسین ومرحبا حاصل کرتے رہیں۔ ہم خدا کے حضور بصد ادب والحاح ملتجی ہیں۔ کہ الٰہ العٰلمین تجھے بانیل مرام مراجعت فرمائے۔ قادیان کرے۔ اور روح القدس سے ہر دم و ہر آن تائید فرمائے۔ خدا حافظ۔

رؤیاء وکشوف کے متعلق مزید ضروری تشریحات

فاروق ۲۸ مئی ۱۹۳۹ء میں میری طرف سے ایک اعلان رؤیا وکشوف کے متعلق شائع کیا گیا ہے جس میں وضاحت سے یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ جن اصحاب نے کسی کشف خواب یا الہام کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا ہو۔ یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت کی ہو۔ ایسے احباب اپنے کشوف ورؤیاء وغیرہ من وعن تحریر کرکے بھیج دیں۔ تا انہیں کتابی صورت میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر شائع کیا جاسکے۔

الحمد للہ کہ احباب کرام نے اس چیز کی اہمیت اور ضرورت کو سمجھ لیا ہے۔ چنانچہ بعض دوستوں کی طرف سے ایسے کشوف ورؤیاء مجھے موصول ہوئے ہیں۔ جو نہایت ہی ایمان افزا ہیں۔ اور بعض دوستوں نے اس کے متعلق کچھ استفسارات کئے ہیں۔ ذیل میں اس کے متعلق بعض ضروری امور درج کرتا ہوں۔

(۱) ایسے دوست بھی اپنے کشوف ورؤیاء بھیج سکتے ہیں۔ جن کو احمدی ہونے کے بعد کسی ابتلاء یا مشکل اور تکلیف کے موقعہ پر تسلی وتشفی کے رنگ میں کوئی خواب یا کوئی کشف ہوا ہو۔ اور جس نے انہیں قوی الایمان کردیا ہو۔ (۲) سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مستورات بھی مہربانی فرماکر اپنے وہ کشوف ورؤیاء بھجوادیں جن کی بناء پر انہیں سعادت ایمان نصیب ہوئی۔ (۳) احمدی ہونے کے بعد کسی دوست کو کوئی ایسا خواب۔ کشف یا الہام ہوا ہو۔ جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت حقہ کی تائید ہوتی ہو۔ وہ بھی ایسے کشوف ورؤیاء لکھ کر بھیج دیں۔ (۴) ایسے کشوف ورؤیاء جو پیغامی۔ مستری اور مصری فتن کے وقت کسی صاحب کو ہوئے ہوں وہ بھی تحریر کرکے بھیج دیں۔ (۵) صحابہ کرام میں سے جن بزرگوں نے اپنے حالات لکھ کر مرکز میں بھیج دیئے ہوں۔ وہ بھی اپنے اس قسم کے کشوف ورؤیاء تحریر کرکے بھیج دیں۔ اور جنہوں نے ابھی تک اپنے حالات لکھ کر نہ بھیجے ہوں۔ وہ ضرور بالضرور ایسے کشوف ورؤیاء بھجوادیں۔ (۶) بیرون ہند کے احباب بھی اپنی اپنی ملکی زبان میں صاف اور خوشخط اپنے کشوف ورؤیاء لکھ کر بھیج دیں۔ اگر ممکن ہوا۔ تو ان کی تحریر کا عکس شائع کردیا جائیگا۔ اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ بھی دیدیا جائیگا۔ (۷) جس قدر جلد سے جلد ممکن ہو۔ ایسے کشوف ورؤیاء بھجوادیئے جائیں۔ تاکہ مناسب ترتیب دینے کے علاوہ علم تعبیر رؤیا کے مدنظر مناسب تشریحی نوٹ بھی دیئے جاسکیں۔ جو دوست جتنا جلدی بھیج دیں گے۔ ترتیب میں ان کا خاص خیال رکھا جائیگا (۸) بیرون ہند کے احباب کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء رؤیاء وکشوف بھجوانے کی آخری تاریخ معین کی جاتی ہے۔ جو دوست اس کے بعد اپنے رؤیاء وکشوف بھیجیں گے۔ تو بہت ممکن ہے۔ کہ ایڈیشن اول میں وہ چھپنے سے رہ جائیں۔ (۹) بعض احباب کے ذریعہ سے مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ بہت سے غیر احمدی دوست ایسے بھی ہیں۔ جن پر سلسلہ کی صداقت کشوف ورؤیاء کے ذریعہ سے واضح ہو چکی ہے۔ مگر اپنی بعض کمزوریوں کے باعث سلسلہ میں داخل نہیں ہوتے۔ پس جن دوستوں کو ایسے اشخاص کا علم ہو وہ انہیں مل کر ان سے ان کے کشوف ورؤیاء تحریر کرواکے بھجوادیں۔ اس طرف توجہ کی خاص ضرورت ہے۔ (۱۰) جو احباب کشوف ورؤیاء تحریر کریں وہ یہ بھی وضاحت کریں۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

باقی دیکھو صلا کالم اول کے نیچے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چین کا ہفتہ

علاقہ چین کے مسلمانوں کی مرنے کے موقعہ پر ناجائز رسومات

(فاروق کے خصوصی نامہ نگار کی چٹھی)

چند روز کا واقعہ ہے۔ کہ ہمارے ایک احمدی نوجوان مکرمی محمد علی صاحب کی بچی فوت ہو گئی۔ تو وہ مجھے اسکی اطلاع دینے کے لئے انجمن میں آئے۔ چونکہ ہمارے یہ احمدی دوست ابھی بالکل نئے احمدی تھے۔ اور ان کو ابھی اسلام کی مقدس تعلیم اور احمدیت کے پاک اصولوں کی پوری واقفیت نہ تھی۔ اسلئے میں نے ان کے دل کو تسلی وغیرہ دینے کے بعد تمام ان بدعات و رسومات کے ادا کرنے سے منع کر دیا۔ جو خلاف شریعت اور ناواجب ہیں۔ مگر یہاں کے تمام مسلمانوں میں ان کا ادا کرنا ضروری اور لازمی ہے۔ انہوں نے شریعت کے اس حکم کو بسر و چشم قبول کیا۔ اور ہر قسم کی رسومات سے اجتناب اختیار کرنے کا وعدہ کیا۔ اور پھر اس پر کاربند بھی رہا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

جب محلے والوں اور ان کے عزیز و اقارب کو ان کی لڑکی کے فوت ہو جانے کا علم ہؤا۔ تو وہ لوگ ماتم پرسی کے لئے ان کے گھر میں آئے۔ مگر جونہی کہ ان کو اس بات کا علم ہؤا۔ کہ وہ ان رسومات و بدعات کو جو خلاف شریعت ہیں۔ ادا کرنے کو تیار نہیں۔ اور ان کے نزدیک یہ سب رسوم خرافات میں داخل ہیں۔ جو صرف ایجاد ملاں یا اقتدائے مشرکین ہے۔ تو سب نے بالاتفاق ان کے ساتھ تعاون کرنے سے علیحدگی کا ووٹ پاس کیا۔ اور ان کو گمراہ اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا سارٹیفکیٹ دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ وہ سب لوگ۔ جو اس وقت ان کے گھر میں موجود تھے۔ یکدم اٹھ کر واپس چلے گئے۔ اور دوسرے جو آنا چاہتے تھے۔ ان کو بھی جا کر ان کے گھر میں جانے سے روک دیا۔ اور یہ بائیکاٹ اور عدم تعاون ہمارے لئے کسی گھبراہٹ یا بے چینی کا باعث نہ ہو سکتا تھا۔ نہ ہؤا۔ کیونکہ ان لوگوں کی طرف سے یہ سلوک کوئی نیا نہ تھا۔ بلکہ ہمیشہ سے ان لوگوں کا یہی دستور چلا آیا ہے۔ اور آئندہ بھی قیامت تک اسی طرح چلا جاوے گا۔ ہمیشہ اہل حق اہل باطل کی نظروں میں گمراہ اور بے دین بنتے رہے ہیں۔ اور اسی وجہ سے وہ ان کے مظالم اور قہر کا تختہ مشق بنتے رہے ہیں۔ مگر افسوس تو اس امر کا ہے۔ کہ ان لوگوں کو خود تو اسلام کی اصل تعلیم سے واقفیت نہیں۔ اور اپنی جہالت اور عدم علم کی وجہ سے جس چیز کا نام یہ اسلام رکھ رہے ہیں۔ وہ درحقیقت عین کفر ہے۔ جس کا اسلام اور اسکی پاک تعلیم کے ساتھ کوئی بھی تعلق اور واسطہ نہیں۔ بلکہ وہ مسلمان قوم کی جڑوں میں ایک کلہاڑا ہے جس نے ان کی جڑوں کو کاٹ کر رکھ دیا ہے۔ اور حقیقت اسلام سے بالکل علیحدہ کر کے ہمرنگ کفار بنا دیا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ یہاں کی غیر مسلم قومیں مسلمانوں کو دنیا کی سب سے گندی اور ذلیل قوم سمجھتے ہیں۔ کیونکہ وہ مشرکانہ سوانگ جو مسلمان اپنے تہواروں یا کسی شخص کے مرنے پر بناتے ہیں۔ کفار اس سے کہیں عمدہ اور اعلےٰ پیمانے پر بنا سکتے ہیں۔ پس موجودہ مسلمان اور ان کے اعمال و افعال رسومات اور بدعات اسلام پاک کے خوشنما چہرے پر ایک دھبہ اور سیاہ داغ ہیں۔ اور اسلام کے دشمنوں کے سامنے اسلام کو ایک نہایت ہی بھیانک شکل میں پیش کرنا ہے۔ اور اعتراضات کا موقعہ دینا ہے۔

وہ خلاف شریعت

رسومات

جو اس ملک میں کسی شخص کے مرنے پر ادا کی جاتی ہیں۔ وہ ایسی ذلیل اور ایسی گندی ہیں۔ کہ جنہوں نے اسلام تو کجا انسانیت کا بھی خون کر کے رکھ دیا ہے۔ کیونکہ وہ ہمدردی جو ایک مرنے والے انسان کے ساتھ دوسرے انسانوں کو ہونی چاہیئے۔ وہ ان رسومات کی وجہ سے باقی نہیں رہی۔ بلکہ اسکی جگہ نفس پرستی۔ حرص۔ طمع سیاہ باطنی۔ شقاوت قلبی وغیرہ وغیرہ پیدا ہو گئی ہے۔ چونکہ وہ واقعات بہت رنج دہ اور دلخراش ہیں۔ جن کو پورے طور پر احاطہ تحریر میں لانا بھی مشکل ہے۔ بلکہ ان کے تصور سے بھی دل کانپ جاتا ہے۔ اور آنکھیں خون کے آنسو بہانا شروع کر دیتی ہیں۔ اسلئے نہایت مختصر طور پر چند واقعات لکھتا ہوں۔ تاکہ احباب کو اس ملک کے مسلمانوں کی موجودہ حالت کا علم ہو سکے۔ کہ باوجود مسلمان کہلانے کے اب کس قدر تعلق ان کا اسلام کے ساتھ باقی رہ گیا ہے۔

یہاں کے مسلمانوں میں یہ رواج ہے۔ کہ جب کوئی شخص

فوت ہو جاتا ہے

تو اس کے مرنے کے بعد اس کو ایک علیحدہ کمرہ میں رکھ دیا جاتا ہے۔ اور اس کا منہ ننگا کر دیا جاتا ہے۔ تاکہ سب آنے والوں کے لئے اس کا چہرہ دیکھنا آسان ہو۔ اور پھر اسی کمرہ میں جہاں یہ نعش رکھی گئی ہے۔ آنے والی عورتوں کے لئے بیٹھنے کی جگہ تیار کی جاتی ہے۔ اور ماتم پرسی کے لئے آنے والے مردوں کے لئے گھر کے سامنے بیٹھنے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ یہ جگہ نہایت اعلےٰ پیمانے پر کرسیوں۔ میزوں وغیرہ سے آراستہ کر دی جاتی ہے۔ اور یہاں باقاعدہ گیس وغیرہ لگا دیئے جاتے ہیں۔ جب یہ سب کچھ درست اور ٹھیک ہو جاتا ہے۔ تو سب رشتے داروں۔ عزیز و اقارب اور محلے والے دوستوں و یاروں کو اس کے فوت ہونے کی اطلاع کر دی جاتی ہے۔

اب تمام لوگ جوق در جوق آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور گھر والے ان کے لئے کھانا تیار کرنے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ بموجب رواج ضروری ہو چکا ہے۔ کہ آنے والے

لوگوں کو کھانا دیا جاوے

اگر گھر والے لوگ اس رواج پر عمل کرنے کے لئے آمادہ نہیں۔ تو یقیناً کوئی شخص بھی اس کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار نہیں۔ اور خطرہ ہے۔ کہ وہ نعش وہیں چھوڑ کر سب بھاگ جاویں۔ اور پھر کوئی نعش اٹھانے والا بھی نہ ملے۔ پس اس مجبوری کے باعث ہر شخص کو طوعاً و کرہاً اس رواج کی پیروی کرنا ان کے نزدیک لازمی ہو گیا ہے۔

یہ کھانا بدل بدل کر تیار کرنا پڑتا ہے۔ فوت ہونے والے شخص کے معاً بعد جو کھانا تیار کیا جاتا ہے۔ وہ

چائے اور پراٹھے

ہیں۔ اور چونکہ عام رواج یہ ہے۔ کہ میت کو برابر چوبیس گھنٹے گھر میں رکھا جاتا ہے۔ اور ان سب لوگوں کو بھی وہیں رہنا ہوتا ہے۔ اسلئے گھر والے پراٹھوں اور چائے سے ساری رات اور دن ان لوگوں کی پیٹ پوجا کرتے رہتے ہیں۔ اور شادی والے گھر کی طرح کھانے پکانا اور ادھر ادھر کی گپوں میں ساری رات گذار دی جاتی ہے۔

اور پھر ان لوگوں کی

قساوت قلبی

یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ کہ وہ عورتیں جو نعش کے پاس بیٹھی ہوئی ہوتی ہیں۔ وہ اسی جگہ بیٹھی کھاتی رہتی ہیں۔ اور ان کے دل میں ذرا بھی احساس نہیں ہوتا۔ کہ سامنے میت پڑی ہوئی ہے۔ آخر وہ انسانی جان ہے۔ اور پھر ہم نے بھی کبھی مرنا ہے۔ اور اس دنیا کو چھوڑنا ہے۔ اگر اس وقت نہ کھایا جاوے۔ تو کیا ہرج ہے یا اگر کھانا بھی ہے۔ تو کسی دوسری جگہ جا کر کھا لیا جاوے۔ گویا بظاہر دیکھنے میں تو انسان ہیں۔ مگر حالت جانوروں سے بھی بدتر ہے۔ جانوروں میں تو پھر بھی احساس ہوتا ہے۔ مگر انسانوں میں اس کا اثر مفقود ہو گیا ہے۔

عام رسم

کے مطابق یہ کھانا یعنی پراٹھے اور چائے برابر چوبیس گھنٹے چلتا رہتا ہے۔ لیکن جب نعش کو اٹھانے کا وقت قریب ہوتا ہے۔ تو ایک دوسرا کھانا تیار کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جو چاولوں اور مچھلی پر مشتمل ہوتا ہے۔ نعش اٹھانے سے پہلے اس کا کھانا ضروری ہے۔ جب تک اسکو کھا نہ لیں گے۔ اس وقت تک نعش اٹھانے کو تیار نہ ہوں گے۔ جب یہ کھانا کھا لیں۔ تو پھر میت کو اٹھا کر چل پڑتے ہیں۔ مگر چلتے وقت پھر

ایک ٹوکرا پراٹھوں کا

بھر کر ساتھ رکھ لیتے ہیں۔ جو قبرستان میں جا کر تقسیم کیا جاتا ہے۔

عام لوگوں کا یہ قاعدہ ہے۔ کہ جب نعش کو لے کر چلتے ہیں۔ تو اس وقت انسان کا دل نہایت نرم ہوتا ہے۔ اور عموماً راستہ میں کچھ نہ کچھ پڑھتے جاتے ہیں۔ اور یہ امر کوئی مسلمانوں کے ساتھ ہی مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مسلموں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے۔ لیکن اس قوم کی حالت اس کے بالکل خلاف ہے۔ یہ لوگ جب قبرستان کی طرف میت کو لے جارہے ہوتے ہیں۔ تو ان پر کسی قسم کے رقّت کے نشانات ظاہر نہیں ہوتے۔" الا ماشاء اللہ۔ بلکہ ہنسی مزاح اور ایک دوسرے کے ساتھ گندے اور فحش مخول راستہ میں کرتے جاتے ہیں۔ جیسے کہیں میلے کو جارہے ہیں۔

جب یہ قافلہ نعش کو لے کر قبرستان میں پہنچتا ہے۔ تو یہ اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک اب

نماز جنازہ

ان پر واجب نہیں رہی۔ اس لئے وہ نعش کو رکھ کر ایک طرف جاکر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور جنازہ پڑھنے کے لئے ایک خاص پارٹی (جو درحقیقت کرایہ پارٹی ہے) اپنی خاص وضع قطع میں آگے بڑھتی ہے۔ جن کے "جُبّے" لمبے اور سروں پر سفید سفید لمبی لمبی ٹوپیاں ہوتی ہیں یہ لوگ صرف جنازہ کی نماز پڑھنے کے لئے مخصوص ہوتے ہیں۔ اور ہمیشہ قبرستان میں ہی رہتے ہیں۔ جب یہ جنازہ کی نماز ادا کر چکتے ہیں۔ تو اس کے بعد ایک خاص انداز سے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ گویا وہ اپنی ڈیوٹی ادا کر چکے ہیں۔ اب وہ اپنی مزدوری طلب کر رہے ہیں۔ تو اس وقت میت والے صاحب ان کو جاکر ان کی اجرت دیتے ہیں۔ جو کم از کم

دس پیسے فی کس

ہونی چاہیئے۔

پھر نعش کو وہاں سے اٹھا کر قبر کے پاس لے آتے ہیں۔ اور قبر کو ٹھیک کر کے نعش کو اس میں اتار کر اور درست کر کے مٹی ڈالنی شروع کر دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ایک آدمی کو حکم دیا جاتا ہے۔ کہ وہ ٹوکرا پراٹھوں کا ان سب لوگوں میں تقسیم کر دیوے۔ پھر وہ آدمی ہر ایک شخص کو ایک ایک کاغذ میں لپٹا ہوا پراٹھا دیتا جاتا ہے۔ جس کو وہ جیب میں سنبھال کر رکھ لیتے ہیں۔ اور جاتے ہوئے اپنے اپنے گھر میں لے جاتے ہیں۔ جب قبر میں مٹی ڈال کر برابر کر دیا جاتا ہے۔ تو اس کے بعد ایک نئی چٹائی بچھا کر اس پر مولوی صاحب کو بٹھا دیا جاتا ہے۔ اور باقی لوگ زمین پر مولوی کے اردگرد بیٹھ جاتے ہیں۔ اور مولوی صاحب تحلیل پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ جو آدھ گھنٹہ یا پونہ گھنٹہ تک پڑھتے رہتے ہیں۔ تحلیل کی بھی ایک خاص کتاب ہے۔ جس پر سے دیکھ کر مولوی پڑھتا جاتا ہے۔

قبرستان سے واپسی

کے وقت ہر شخص کو جو نعش کو اٹھا کر لے گئے تھے۔ خواہ رشتہ دار ہوں یا غیر کم از کم دس پیسے دینا ضروری ہے۔ تاکہ وہ لوگ دوبارہ اس کے گھر میں جاویں۔ اس لئے واپسی سے پہلے ہر شخص کو دس دس پیسے دے دیئے جاتے ہیں۔ اور یہ لوگ دوبارہ میت والے گھر میں چلے جاتے ہیں۔ گھر میں واپس آکر پھر ایک دفعہ تحلیل پڑھنی ہوتی ہے۔ جس میں ان تمام لوگوں کا شامل ہونا ضروری ہے۔ تحلیل کے ختم کرنے کے بعد

ایک اور قسم کا کھانا

تیار ہو چکا ہوتا ہے۔ جو بکری کے گوشت اور چاولوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اسکو کھا کر پھر سب لوگ اپنے اپنے گھر میں واپس چلے جاتے ہیں۔

ان کے علاوہ تمام وہ رسومات جو ہندوستان کے مسلمانوں میں تیجا۔ دسواں۔ چہلم وغیرہ کی ہیں۔ وہ بھی ان میں سب موجود ہیں۔ یہ رسومات ہر غریب سے غریب انسان کو بھی ادا کرنی پڑتی ہیں۔ خواہ اس میں مالی لحاظ سے طاقت ہو یا نہ ہو۔ لبسا اوقات سَو سَو ڈیڑھ ڈیڑھ سَو ڈالر تک غربا کا خرچ ہو جاتا ہے۔ اور وہ سب قرض لیا ہوتا ہے۔ جو آئندہ ہمیشہ کی زندگی کو جہنم کر دیتا ہے۔ نہ وہ قرضہ اترتا ہے۔ اور نہ اس غریب کی اس سے نجات ہوتی ہے۔ والسلام

وخاکسار غلام حسین ایاز)

فاروق کے مضامین کی پسندیدگی

خدا کا خاص احسان ہے۔ کہ فاروق تحریک جدید کا اخبار ہونے سے اسقدر ہر دلعزیز اور مقبول عام ہو رہا ہے۔ کہ اس کے مضامین کو ہمارے معاصر اپنے اخباروں میں بہ تمام وکمال نقل کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ ہماری چینی چٹھیات کو نہایت شوق سے ہمعصر دور جدید اور پیسہ اخبار لاہور اپنی تازہ اشاعتوں میں نقل کر کے اپنے ناظرین اخبارات کی معلومات میں اضافہ کا موجب ہوئے ہیں۔ الحمدللہ۔ کہ فاروق کے خصوصی نامہ نگار جو ممالک بیرون ہند میں موجود ہیں۔ بڑی عرقریزی اور محنت سے فاروق کے لئے مضمون ارسال کرتے ہیں۔ گو ہمارے دیگر نامہ نگاروں نے جو غیر ممالک میں رہتے ہیں۔ اس طرف ابھی توجہ نہیں کی۔ حالانکہ ان کو خاص طور پر لکھا گیا تھا۔ کہ وہ اپنے اپنے ملک کے اقتصادی۔ مذہبی۔ رسوماتی تجارتی۔ سیاسی۔ عقائد وغیرہ کے متعلق ہر مہینے کم از کم ایک ایک مضمون بھیجتے رہیں۔ مگر وہ اپنے اس فرض سے غافل ہیں۔ امید ہے۔ کہ وہ بھی جلد اس طرف توجہ کر کے ان ہدایات کے ماتحت جو ان کو دفتر تحریک جدید سے بھیجی جا چکی ہیں۔ مضامین ارسال کریں گے۔ (ایڈیٹر)

اسلامی تمدّن

(قسط چہارم)

سچ بولنا

(۱۰)

ہر ایک شخص پر یہ لازم ہے۔ کہ وہ صداقت کو اختیار کرے۔ اور کسی وقت بھی اسے ترک نہ کرے۔ خواہ کس قدر مشکلات کا سامنا ہو۔ ایسے وقت میں اللہ تعالےٰ بھی اسکی امداد کرتا ہے۔ سچائی وہ اعلےٰ صفت ہے۔ جس سے انسان دین اور دنیا دونوں میں عزت حاصل کرتا ہے۔ دنیوی امور میں بعض اوقات انسان سچائی کو چھوڑنے اور جھوٹ کو اختیار کرنے سے اگر کوئی فائدہ بھی حاصل کرے۔ تو یہ ایک عارضی چیز ہوتی ہے۔ جو بعد میں جھوٹ کے ظاہر ہو جانے پر ایک مصیبت اور ذلت بن جاتی ہے پس سچ بولنا ایک نہایت اعلےٰ اور پاکیزہ صفت ہے۔ اور جو لوگ اسے اختیار کرتے ہیں۔ ان کی عزت اور نیک نامی ہوتی ہے۔ اور قومی اور ملی عزت کا اس پر بہت بڑا مدار ہوتا ہے۔

ہر ایک انسان پر فرض ہے۔ کہ وہ سچائی کو اختیار کرے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

۱۔ یاایہاالذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔ (سورہ توبہ ۱۵۴) اے وہ لوگو۔ جو ایمان لائے ہو۔ اللہ تعالےٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور سچ بولنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

۲۔ والذی جآء بالصدق وصدّق بہٖ اولٰئک ھُم المتقون (زمر ۴۱) اور وہ شخص جو سچائی کے ساتھ آیا۔ اور اُسے سچا سمجھا۔ وہی لوگ متقی ہیں۔

۳۔ واذکر فی الکتاب ابراھیم انہ کان صدیقًا نبیًا۔ (مریم ۳۶) اور تو حضرت ابراہیمؑ کے حالات یاد رکھ۔ کہ وہ ایک نہایت راستباز نبی تھے۔

۴۔ قال اللہ ھذا یوم ینفع الصادقین صدقھم لھم جنّٰت تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ابدًا رضی اللہُ عنھم ورضوا عنہ۔ ذالک الفوز العظیم (مائدہ ۱۶۴) اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔ کہ یہ دن ہے۔ جبکہ سچ بولنے والوں کو ان کا سچ بولنا فائدہ دیگا۔ ان کے لئے باغات ہوں گے۔ جن میں نہریں جاری ہیں۔ اور وہ اس میں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے خوش ہوا۔ اور وہ اس سے خوش ہوئے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

حدیث شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے متعلق فرماتے ہیں:۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو تم پر سچ بولنا فرض ہے۔ کیونکہ سچ بولنا نیکی کی جانب رہنمائی کرتا ہے۔ اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور ایک انسان ہمیشہ سچ بولتا اور سچائی کے درپے رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ کے ہاں وہ صدیق شمار ہوتا ہے۔ اور اے لوگو تم جھوٹ سے پرہیز کرو۔ کیونکہ جھوٹ بدی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اور بدی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے۔ اور ایک انسان ہمیشہ جھوٹ بولتا اور اس کے درپے رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ کے ہاں وہ کذاب شمار ہوتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

حقیقت یہی ہے۔ کہ جو شخص ایک دفعہ سچائی کو ترک کر دیتا ہے۔ اور جھوٹ بولنے پر دلیری کر لیتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ اس کو اسکی عادت ہو جاتی ہے۔ سچائی کے مقابلہ میں انسان کو کتنا بھی نقصان برداشت کرنا پڑے۔ اس کا بدلہ اور انعام اللہ کی طرف سے اسکو ضرور مل جاتا ہے۔ اسلئے خواہ کیسا ہی موقعہ کیوں نہ ہو۔ روپیہ کا سوال ہو۔ یا عزت کا۔ قرابت کا سوال ہو۔ یا دوستی کا ہر حالت میں سچ بولو۔ اور کبھی جھوٹ جیسی بُری عادت کو اختیار کرنے کا دل میں خیال بھی مت لاؤ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے متعلق فرماتے ہیں۔ "جب تک انسان نفسانی اغراض سے علیحدہ نہ ہو۔ جو راست گوئی سے روک دیتے ہیں۔ تب تک حقیقی طور پر راست گو نہیں ٹھہر سکتا۔ کیونکہ اگر انسان صرف ایسی باتوں میں سچ بولے۔ جس میں اس کا چنداں ہرج نہیں۔ اور اپنی عزت یا مال یا جان کے نقصان کے وقت جھوٹ بول جائے۔ اور سچ بولنے سے خاموش رہے۔ تو اسکو دیوانوں اور بچوں پر کیا فوقیت ہوگی۔ کیا پاگل اور نابالغ لڑکے بھی ایسا سچ نہیں بولتے۔ دنیا میں ایسا کوئی بھی نہیں ہوگا۔ جو بغیر کسی تحریک کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواہ مخواہ جھوٹ بولے۔ پس ایسا سچ جو کسی نقصان کے وقت چھوڑا جائے۔ حقیقی اخلاق میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔ سچ کے بولنے کا بڑا بھاری محل اور موقعہ یہی ہے۔ جس میں اپنی جان یا مال یا آبرو کا اندیشہ ہو"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۰۴)

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ اس کے متعلق فرماتے ہیں۔

"اگر تم سچائی کا معیار بلند قائم کر لو۔ تو اگر ایک شخص تم پر الزام لگانے والا ہو۔ تو سّو اسکی تردید کے لئے کھڑا ہو جائے گا۔ اور کہے گا۔ ہرگز نہیں۔ احمدی جھوٹے نہیں ہو سکتے۔ اخلاقی لحاظ سے اصولی صداقتیں چار ہیں۔ دیانت۔ صداقت۔ محنت اور قربانی۔ اور اگر یہ چار تم اپنے اندر پیدا کر لو۔ تو یقیناً تم کامیاب ہو سکتے ہو"۔

جھوٹ سے پرہیز

(۱)

جب انسان صداقت کو اختیار کرے گا۔ تو جھوٹ کی نجاست سے اسے خود بخود نجات ہو جائے گی۔ ایک مسلمان کی علامت ہی یہی ہے۔ کہ وہ جھوٹ کو اپنے خیال میں بھی جگہ نہ دے۔ اور لوگ اس کے متعلق جھوٹ کو منسوب ہی نہ کر سکیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

۱۔ ان اللہ لا یہدی من ھو مسرف کذاب (مومن ۴ع) یقیناً اللہ تعالےٰ ایسے انسان کو ہدایت نہیں دیتا۔ جو زیادتی کرنے والا اور جھوٹا ہو۔

۲۔ ویوم تقوم الساعۃ یومئذٍ یخسر المبطلون (جاثیہ ۴ع) اور قیامت کے دن جھوٹ بولنے والے ناکام رہیں گے۔

۳۔ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور (حج ۴ع) پس تم بت پرستی کی پلیدگی اور جھوٹ سے اجتناب کرو۔

۴۔ فمن اظلم ممن کذب علی اللہ و کذب بالصدق اذ جاءہ الیس فی جہنم مثوی للکٰفرین (زمر ۴ع) اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے۔ جو اللہ تعالےٰ پر جھوٹ باندھے اور سچائی کی تکذیب کرے۔ جب اس کے پاس آئے۔ کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے۔

حدیث شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کے متعلق بیان فرمایا ہے۔ کہ:۔

۱۔ اے لوگو۔ تم جھوٹ سے پرہیز کرو۔ کیونکہ جھوٹ بدی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اور بدی دوزخ کی طرف لے جاتی ہے۔ اور ایک انسان ہمیشہ جھوٹ بولتا اور اس کے درپے رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ کے ہاں وہ کذاب شمار ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی انسان جھوٹ بولتا ہے۔ تو اسکی بدبو کی وجہ سے فرشتہ اس سے ایک میل دور ہو جاتا ہے۔ (ترمذی)

یعنی جو شخص جھوٹ بولتا ہے۔ فرشتے بھی اس سے نفرت کرتے ہیں۔ اور دور بھاگتے ہیں۔ اور اس طرح وہ جھوٹ بولنے والا اللہ تعالےٰ کی رحمت سے دور ہو جاتا ہے۔ اور اسکی رضا اور خوشنودی اسے حاصل نہیں ہوتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

۱۔ "جس نے جھوٹ کو بھی ترک نہیں کیا۔ وہ کیونکر خدا تعالےٰ کے آگے متقی ٹھہر سکتا ہے۔ اور کیونکر اس سے کرامات صادر ہوتی ہیں"۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۹۶)

۲۔ "جس کو خدا تعالےٰ نے قوت صدق عطا کی ہو۔ اور سچ سے محبت رکھتا ہو۔ وہ بالطبع دروغ سے نفرت رکھتا ہے۔ اور جب کوئی دنیوی فائدہ جھوٹ بولنے پر ہی موقوف ہو۔ تو اس فائدہ کو چھوڑ دیتا ہے۔ مگر افسوس کہ نجاست خوار انسان ہر ایک انسان کو نجاست خوار ہی سمجھتا ہے۔ جھوٹ بولنے والے ہمیشہ کہا کرتے ہیں۔ کہ بغیر جھوٹ بولنے کے عدالتوں میں مقدمہ نہیں کر سکتے۔ سو یہ قول ان کا اس حالت میں سچا ہے۔ کہ جب ایک مقدمہ باز کسی حالت میں اپنے نقصان کا روادار نہ ہو۔ اور خواہ مخواہ ہر ایک مقدمہ میں کامیاب ہونا چاہے۔ مگر جو شخص صدق کو بہرحال مقدم رکھے۔ وہ کیوں ایسا کرے گا۔ جب کسی نے اپنا نقصان گوارا کر لیا۔ تو پھر وہ کیوں کذب کا محتاج ہوگا"۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۰۲)

جھوٹ بولنا ایک بزدلی ہے۔ اور جس شخص میں یہ مذموم عادت ہوتی ہے۔ وہ نہ خدا تعالیٰ کی نظروں میں عزت حاصل کرتا ہے۔ اور نہ لوگوں کی نظروں میں۔ جن لوگوں کی خاطر وہ اس کو اختیار کرتا ہے۔ انہیں میں ایک دن ذلیل ہوتا ہے۔ اسلئے اس سے ہر وقت بچتے رہنا چاہیئے۔

دیگر اخبارات کی سیر

عاجز انسان کو خدا منوانے کی کوشش

عیسائیت کی تبلیغ کے لئے آج دنیا میں کس قدر وسیع اور منظم پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے؟ اس کا ہلکا سا عکس ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

عیسائی رسالہ "اخوت" لاہور اپنی اشاعت بابت مئی ۱۹۳۹ء میں لکھتا ہے:۔

پراٹسٹنٹ تبلیغ

غالباً ناظرین کرام میں سے بہتوں کو علم نہ ہوگا۔ کہ کتنے ملکوں میں پراٹسٹنٹ کلیساؤں کی طرف سے انجیل جلیل کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ البتہ وہ یہ تو جانتے ہیں۔ کہ یہ تحریک عالمگیر ہے۔ اور دنیا جہان کا شاید ہی کوئی گوشہ ہوگا۔ (بجز ان چند مسلم ممالک یا ہندو اور مسلم ریاستوں کے کہ جہاں اسکی اجازت نہیں) جو آفتاب صداقت کی ضیا باریوں سے محروم رہا ہو۔ Interpretative Statistical survey کے مطابق جو حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ پروٹسٹنٹ کلیساؤں کا کام ۹۲ مختلف ممالک یا جزائر میں ہو رہا ہے۔ اور یہ ممالک وہ ہیں۔ جو اضلاع متحدہ امریکہ کینیڈا اور (ماسوا بلقان کے) تمام ممالک یورپ سے باہر ہیں۔ ان تمام مشنریوں کی تعداد جو ان ممالک میں معروف تبلیغ ہیں۔ ۲۷۵۷۷ ستائیس ہزار پانسو ستتر ہے۔ اور ۵۶۸۹۱ چھپن ہزار آٹھ سو اکیانوے مسیحی مدارس کا بوجھ بھی ان ہی کے ذمے ہے۔ ہر قوم کے مقامی کارکنان جو بطور ماسٹر۔ مدرس۔ ڈاکٹر اور نرسوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ کی مجموعی تعداد بیس لاکھ ۲۰۳۰۴۶۹ تیس ہزار چار سو انتر ہے۔ اور جن جن ممالک سے مشنری خارجی ممالک میں گئے ہوئے ہیں۔ ان کی طرف سے ۱۹۳۵-۳۶ء میں ۳۵۰ و ۸۱۵ و ۹۲ روپیہ چندہ میں لیا گیا۔ اور قریباً ۹ کروڑ ہی روپیہ مقامی ذرائع سے بھی جمع ہوا۔

مقام حیرت

باوجودیکہ مسیحی مشنوں کی آمدنی میں ۵۰ فیصدی سے زیادہ کی کمی واقع ہوئی ہے۔ مقام حیرت ہے۔ کہ مشنری انجمنیں اب بھی یورپین کارندوں کی قریباً پہلی تعداد اور اتنے ہی مقامات مشن کے اخراجات کی بدستور کفالت کر رہی ہیں۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مشنوں کا نظم ونسق نہایت دانشمندی اور کمال حزم وتدبر سے ہوا ہے۔

ہند میں مسیحیت

ہندوستان میں مستقیم شرکار کلیسیا (Communicants) کی تعداد موجودہ صدی میں قریباً تین گنا اور گذشتہ بارہ برسوں میں قریباً ۵۰ فی صدی بڑھ گئی ہے۔ اصطباغ یافتہ مسیحی جن میں مستقیم وغیر مستقیم شرکار دونوں شامل ہیں۔ موجودہ صدی میں دس گنا بڑھے ہیں۔ اور ان کی تعداد گذشتہ بارہ برسوں میں دگنی سے بھی زیادہ ہو گئی ہے۔

افریقہ میں مسیحیت

حبشی افریقہ میں بھی حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے۔ چنانچہ موجودہ صدی میں مستقیم شرکار کی تعداد میں پانچ گنا اضافہ ہوا ہے۔ اور اس وقت ان کا شمار قریباً بیس لاکھ تک پہنچ گیا ہے۔ اور گذشتہ تیرہ برسوں سے وہ دگنے سے بھی زیادہ بڑھے۔ اس وقت ان کا شمار ساڑھے تین لاکھ اور پونے چار لاکھ کے درمیان ہے۔

تعداد میں اضافہ

مسیحیانِ عالم کی تعداد میں اضافہ سے واضح ہوتا ہے۔ کہ اقتصادی بدحالی سیاسی بےچینی نت نئے عقائد کا ظہور اور یورپین الحاد و دہریت کی روز افزوں ترقی کے باوجود آسمان کی بادشاہی وسعت پکڑ رہی ہے۔

افریقہ کو

مشنری خدمت کی تمام تر طاقت اور توجہ اب ایشیا سے منتقل ہو کر افریقہ میں صرف ہو رہی ہے۔ چنانچہ افریقہ میں دیگر صیغہ جات کے بالمقابل مشنوں افریقی کارندوں اور مسیحیوں اور مشن کے مقامات کی تعداد میں نہایت حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے۔ ماہرین کی رائے میں اس وقت مسیحی تبلیغ میں کامیابی کا یہیں زیادہ امکان ہے (اخوت بابت مئی ۱۹۳۹ء صفحہ ۴-۵)

برادران اسلام

یہ ہے عیسائیت کی رفتار ترقی اور یہ ہیں عیسائیوں کی تبلیغی سرگرمیاں۔ اب آیئے۔ غور کیجئے۔ کہ اس کے مقابل آپ نے خدا کی سچی کتاب قرآن عزیز کی خدمت و اشاعت کے لئے کیا قربانی کی۔؟ ہر فرزند اسلام اس سوال کا جواب دے۔ جماعت اہلحدیث میرے اس سوال کی خصوصیت سے مخاطب ہے۔ (تنظیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت اہلحدیث کی روحانی موت

"ہماری جماعت اہلحدیث میں ضد۔ تعصب اور ہٹ دھری کا مرض دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اور طرہ یہ کہ یہی وہ جماعت ہے۔ جو صحیح معنوں میں اتباع قرآن و حدیث اور روشِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی علمبردار ہے۔ خدا جانے یہ کس وقت کے گناہ کا خمیازہ یہ جماعت بھگت رہی ہے۔ اور کس وقت کا غرور آگے آیا ہے۔ یہی وہ جماعت ہے۔ جو علم و عمل۔ زہد و اتقاء و خشیت الٰہی اور جوشِ جہاد کے باعث دوسری جماعتوں پر نمایاں تفوق اور امتیازی شان رکھتی تھی۔ جس میں شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ ایسے غیور اور علمبردار حریت اہلحدیث پیدا ہوئے۔ مگر آہ اب اسی جماعت پر جمود و بے حسی اور تشتت و افتراق کے باعث سکرات موت کی حالت طاری ہے اور موجودہ حالت کے پیش نظر وہ وقت دور نہیں کہ یہ لوحِ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹ کر دوسروں کے لئے موجب عبرت بن جائے۔

آج کل جماعت کے لئے جو سب سے بڑھ کر ہلاکت خیز مرحلہ درپیش ہے۔ اور جس پر اسکی زندگی اور موت کا انحصار ہے۔ وہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی "تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن" ہے۔ جس میں انہوں نے سالقہ ملاحدہ و زنادقہ کے مخترعات و خیالات کو لے کر نقل کیا۔ اور بڑے زور شور سے ان کو شائع کیا۔ ہزار رہنمائے ملت نے مولوی صاحب کو اس تفسیر کے ہولناک نتائج و عواقب سے آگاہ کیا۔ نرمی سے سمجھایا۔ بلکہ اصرار در اصرار اور اقرار در اقرار کیا کرایا۔ لیکن مولوی صاحب کچھ ایسی طبیعت کے واقع ہوئے ہیں۔ کہ اپنی گمراہ کن تفسیر پر اڑے رہے۔ اور اب تک اڑے ہوئے ہیں"۔ (تنظیم)

علماء کی پیدا کردہ مصیبت

ہمعصر پیسہ اخبار رقمطراز ہے۔ کہ "مسلمانوں کے لئے قرآن مجید سے مقدس اور قابل عمل اور کونسی کتاب ہو سکتی ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ہندوستانی مسلمانوں نے ارشادات ربانی کو فراموش کر کے علماء کے منگھڑت اقوال کو اپنا نصب العین بنا لیا ہے۔ جاھدو فی سبیل اللہ کے حکم میں جو حکمت اور زور مضمر ہے۔ اور کسی حکم میں نہیں ہو سکتا۔

لیکن مسلمان خانہ جنگی میں زور لگاتے ہیں۔ مدح اور تبرہ بازی میں زور لگاتے ہیں۔ اصل مقصد سے بے نیاز ہو کر مذہبی دیوانگی میں گرفتار ہیں۔ یہ دیوانگی ان کی فلاح اور بہبود کے سخت خلاف ہے۔ آج ۱۹ سو مسلمان یو۔ پی کے جیلخانوں میں پڑے سڑ رہے ہیں۔ کہ وہ علانیہ تبرہ بازی کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے بڑی جہالت اور کیا ہوگی۔ یہ جہالت علماء کی پیدا کردہ ہے۔ ٹرکی میں مصطفےٰ کمال نے اپنی علماء کو مکھی کی طرح نکال دیا۔ سلطنت کو مذہب سے بالکل علیحدہ کر دیا تھا۔ علماء کا سیاست میں کوئی حصہ نہ رہنے دیا۔ ان علماء کی ذہنیت پر جس قدر بھی آنسو بہائے جائیں کم ہیں"۔ (پیسہ)

ہندو مسلم اتحاد کا سوال

ہندو مسلم اتحاد کا سوال ہندوستان میں سب سے اہم سوال ہے۔ کانگرس اور لیگ کو سب سے اول اسکی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ ملک کی آزادی کے راستہ میں یہ سب سے بڑا سنگِ گراں ہے۔

اگر اس سوال کو حل کر لیا جائے۔ تو بڑی جلد ملک کو آزادی مل سکتی ہے۔ ہندوستان میں برطانوی حکومت کی تقویت صرف ہندو مسلم تفرقہ سے ہے۔

جدید اصلاحات کے قانون نے اس تفرقہ کی بنیادیں اور بھی گہری کر دی ہیں۔ کانگرس کو ۸ صوبوں میں وزارت پر اقتدار ہو جانا گویا برطانوی حکومت کی میعاد آٹھ سو سال بڑھ جانا ہے۔

ہندو مسلم سمجھوتہ کے لئے جو کوشش بھی آج تک ہوئی ہے۔ اس میں کیوں کامیابی نہیں ہوتی؟ صرف اسلیئے کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کو پورا حق پیش کیا۔ اور اسے جدا نہ کیا۔ اگر اسمبلیوں۔ میونسپل کمیٹیوں۔ ڈسٹرکٹ بورڈوں۔ سرکاری ملازمتوں کا سوال حل ہو جائے۔ تو صرف ملکی زبان کا حل پیش رہ جاتا ہے۔

ہندوستان کے لئے کوئی ایسا نظام بنانا چاہیئے۔ جس سے ہندوستان کے ہندو مسلمان اور اینگلو انڈین سب خوش ہو جائیں۔

سمجھوتہ کس طرح ہو سمجھوتہ اس وقت تک قطعاً نہیں ہو سکتا۔ جب تک لوگوں کو یہ پتہ نہ لگ جائے۔ کہ آزاد ہندوستان میں مسلمانوں کی حیثیت کیا ہوگی۔ اور ہندوؤں کی حیثیت کیا ہوگی؟ اگر اس سوال کا فیصلہ ہو جائے۔ تو ہندو مسلمانوں کے تمام جھگڑے آج فیصل ہو سکتے ہیں۔ اس سوال کے حل ہو جانے سے ہندوؤں کے دل سے تمام ہندوستان پر کانگرسی حکومت قائم کرنے کا سودائے خام ختم ہو جائے گا۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کو یہ خطرہ نہ رہے گا۔

جب تک دونوں قوموں کی حیثیت طے نہ کر لی جائے۔ ہندوستان کے جھگڑے ختم نہیں ہو سکتے۔ گاندھی جی اور سر آغا خاں ان جھگڑوں کو ختم نہ کر سکیں گے۔

ان جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے تمام جماعتوں کے نمائندوں کو جمع کرنا چاہیئے۔ اور پھر وہ اتفاق رائے سے جس کو اپنا نمائندہ بنائیں۔ اس کا فیصلہ حتمی ہوگا۔ سر وزیر حسن اور آغا خاں کے ٹائپ کے لوگوں پر تمام مسلمانوں کا اعتماد نہیں ہے"۔ (پیسہ)

بابا نانک رح کا اسلام

"کیا اب بھی اس امر میں کسی شک و شبہ کی گنجائش ہے۔ کہ بابا نانک صاحب پکے مومن مسلمان نہیں تھے؟ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ سکھ حضرات بابا صاحب کے ان شبدوں پر غور نہیں کرتے۔ جن میں خالص اسلام کی تعلیم ہے۔ اور محض نفسانی خواہشات کے باعث ان تعلیمات کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ ورنہ اگر وہ تعصب کی پٹی اتار کر ان شبدوں پر غور کریں۔ تو فوراً لا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ کر حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں۔ اللہ تعالےٰ راہِ راست پر چلنے کی طاقت دے"۔ آمین۔ (تنظیم)

یسوع ناصری اور شکسپیئر

"مغربی زندگی سے عیسائی مذہب کو جس دلیری کے ساتھ علیحدہ کیا جا رہا ہے۔ اس کا اندازہ یورپ کے مادہ پرستانہ ماحول سے لگایا جاتا ہے۔ جس میں "باپ بیٹے اور روح القدس" کے لئے کسی قسم کی گنجائش نہیں رہی چنانچہ آج سے تین چار برس پہلے جب سات اکابر عالم کے انتخاب کے لئے ایک انگریزی اخبار کی طرف سے امتحانِ مقابلہ ہوا تھا۔ تو اس میں یسوع ناصری کی نسبت شکسپیئر اور چارلی چپلن کے حق میں زیادہ رائیں موصول ہوئی تھیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یورپ عیسائیت مذہب کو شاعری اور ظرافت کی سطح سے بھی نیچے رکھنا چاہتی ہے۔

آج سے دو برس پہلے میسور میں ہندوستانی عیسائیوں کی ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے ایک جرمن نمائندہ نے کہا تھا۔ کہ موجودہ جرمنی میں یسوع کی نسبت ہر ہٹلر کو زیادہ مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ اس بیان کی تصدیق اس امر سے ہوتی ہے۔ کہ جرمنی میں رومن کیتھولک فرقہ کے پادری اثر و اقتدار سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اور بائیبل کے احکام داد امر بھی نازیت کے سانچے میں ڈھالے جا رہے ہیں۔ اس صورت حال سے ظاہر ہے۔ کہ یورپی عیسائیت کا چاند الحاد و سیاست کی تاریکی میں ڈوب چکا ہے۔ اب اس میں روحانی روشنی پھیلانے کے لئے کسی ایسے مکمل مذہب کی ضرورت ہے۔ جو روحانی تسکین کے علاوہ سیاسیات میں بھی رہنمائی کر سکے۔

یہ مذہب یقیناً اسلام ہی ہو سکتا ہے۔ جس کی روشنی انسانی زندگی کے ہر شعبہ کو روشن کر سکتی ہے۔ لیکن مسلمانوں کو تو ابھی مدح صحابہؓ اور تبرا بازی ہی سے فرصت نہیں"۔ (خیام)

میڈیکل سکول امرتسر میں طالبات کے لئے خاص سہولتیں

صوبہ میں زنانہ ڈاکٹروں کی تعداد میں اضافہ کرنے کے خیال سے جن کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے ہر صوبجاتی حیثیت کے ہسپتال کے ساتھ ایک لیڈی ڈاکٹر کے ماتحت زنانہ شعبہ ملحق کرنے کے متعلق محکمہ طب کے پروگرام میں اس وقت تک دِقت محسوس ہوئی ہے حکومت پنجاب نے زنانہ طبی تعلیم کی طرف بہت توجہ مبذول کی ہے۔ اس وقت تک لیڈی ڈاکٹر زیادہ تر میڈیکل سکول لدھیانہ اور لیڈی ہارڈنگ میڈیکل کالج دہلی سے مہیا کی جاتی ہیں۔ لیکن چونکہ یہ ادارے نہ صرف پنجاب بلکہ تمام ہندوستان کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسلیئے ۱۹۳۲ء میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ صوبہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زنانہ ڈاکٹروں کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لئے میڈیکل سکول امرتسر میں مخلوط تعلیم رائج کی جائے۔ دراصل یہ تجربہ کے طور پر شروع کی گئی تھی۔ لیکن طالبات کی طرف سے اس کا بہت زیادہ خیر مقدم کیا گیا۔ چنانچہ شروع میں داخلہ کے لئے ان کی تعداد ۱۰ مقرر کی گئی تھی۔ جسے بعد ازاں ۱۵ تک بڑھا دیا گیا۔ گذشتہ سال آنریبل وزیر تعلیم سکول کے معاینہ کے بعد انتظامات سے اس حد تک متاثر ہوئے۔ کہ آپ نے حکم صادر فرمایا۔ کہ داخلہ کے لئے طالبات کی تعداد ۲۵ مقرر کر دی جائے۔ یہ امر موجب مسرت ہے۔ کہ اس وقت سکول مذکور میں ۷۶ طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ جن میں سے ۳۹ ہندو ۱۹ مسلمان ۱۷ سکھ اور ایک عیسائی ہے۔

طالبات کے قیام کو زیادہ آرام دہ بنانے کے لئے حکام انتظامیہ نے ان کے لئے ایک پرائیویٹ ہوسٹل کھول دیا۔ جو کو اپریٹو اصولوں پر چلایا جا رہا ہے۔ ایک یورپین خاتون کی زیر نگرانی پردہ کے متعلق انتظامات کئے گئے ہیں۔ یہ ہوسٹل لیکچراروں اور ڈیمانسٹریٹروں پر مشتمل ایک کمیٹی کے زیر انتظام ۱۹۳۶ء سے اطمینان بخش طریق پر کام کر رہا ہے۔

طالبات کو سہولتیں مہیا کرنے کے سلسلہ میں ایک اور خصوصیت یہ ہے۔ کہ مستحق امیدواروں کو وظیفے دیئے جاتے ہیں۔ اور سکول کی فیس معاف کر دی جاتی ہے۔

بقیہ مضمون ص ۶

میں داخل ہونے سے قبل وہ کسی پیر یا کسی سلسلہ کی بیعت میں داخل تھے۔ تا کہ ان کے پیر بھائیوں کو مناسب ترغیب دی جا سکے۔ کیونکہ بعض دوستوں نے مجھے بتایا ہے۔ کہ ان کے سابقہ فوت شدہ پیروں نے انہیں خواب میں آ کر تاکیداً کہا۔ کہ حضرت مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں صادق ہیں۔ جاؤ جا کر ان کی بیعت کرو۔ اور اگر ایسا نہیں کرو گے۔ تو سخت نقصان اٹھاؤ گے۔ یہ چیز بھی اپنے اندر ایک مفید پہلو رکھتی ہے۔

جس جس جگہ "الفضل" یا "فاروق" پہنچتا ہے اور وہاں کے احمدی دوست اردو پڑھنا یا سمجھنا نہیں جانتے۔ تو وہاں کے مبلغین حضرات کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ انہیں ان کی زبان میں ترجمہ کر کے سمجھا دیں۔ اور اگر وہاں کوئی سلسلہ کا اخبار یا رسالہ جاری ہو۔ تو اس میں بھی میری اس تحریک کا ترجمہ شائع فرما دیں۔ یہ کام نہایت اہم اور مفید ہے۔

ایک سَو دو ۱۰۲ لائبریریوں کے نام فاروق کا اجراء

ناظرین فاروق یہ سنکر نہایت محظوظ ہونگے کہ خدا کے فضل سے تحریک جدید کا اخبار فاروق جس میں باقاعدہ خطبہ جمعہ اور تبلیغ اسلام بیرون ہند ممالک غیر کی رپورٹیں اور مخالفین سلسلہ و اسلام کے معقول جوابات اور تحریک جدید کی روز افزوں ترقیات کے علاوہ غیر ممالک کے دلچسپ حالات شائع ہوتے ہیں۔ اس وقت تک ۱۰۲ لائبریریوں کے نام مفت جاری ہو چکا ہے۔ جس سے امید ہے۔ کہ تبلیغ سلسلہ فاروق کے ذریعہ کثیر التعداد طبقہ میں ہو کر انشاء اللہ مفید نتائج اور شیریں ثمرات پیدا ہوں گے۔ جس کا ثواب ابدالآباد تک ان احباب کو ملتا رہے گا۔ جنہوں نے لائبریری فنڈ میں امداد دے کر گھر بیٹھے چند پیسے خرچ کر کے سال بھر تک سلسلہ سے ناواقف لوگوں کو واقف کرایا۔ اور نہایت شکر اور مسرت کا مقام ہے۔ کہ **سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز** نے حال میں ستر لائبریریوں اور ۱۷ معزز غیر احمدی اصحاب کے نام فاروق جاری کرایا ہے۔ اور بیس لائبریریوں کے نام اس سے قبل محترم نواب چودھری محمد الدین صاحب مشیر مال ریاست جودھ پور نے۔ اور ۱۲ لائبریریوں کے نام دیگر مخلصین جماعت نے فاروق جاری کرا کر اب تک ۱۰۲ لائبریریوں میں تبلیغ سلسلہ کا ثواب حاصل کیا ہے۔ لیکن ہندوستان میں ابھی بہت کافی تعداد ایسی لائبریریوں کی ہے۔ جن میں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ بذریعہ اخبار ہونی نہایت مفید اور ضروری ہے پس اہل کرم احباب حسب توفیق **لائبریری فنڈ** میں صرف ڈھائی روپیہ عطا فرما کر سال بھر تک تبلیغ کا اجر عظیم گھر بیٹھے حاصل کر سکتے ہیں۔ ایسا ہی معزز غیر احمدی اصحاب کے نام بھی اگر فاروق جاری کرایا جاوے۔ جس میں خلافت ثانیہ کی برکات اور ترقیات کا دنیا کو علم ہونا اشد ضروری ہے۔ تو خوب تبلیغ کا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اسلئے صاحب توفیق و باہمت احباب سے گذارش ہے۔ کہ وہ اس نیک تجویز اور مبارک تحریک میں دل کھول کر حصہ لیں۔ اور ہزارہا غیر احمدی معززین اور پبلک رقومی لائبریریوں کے نام سلسلہ عالیہ کا نہایت مفید اور سستا تحریک جدید کا اخبار فاروق جس میں خطبہ جمعہ کے علاوہ دیگر ایسے مضامین ہوتے ہیں۔ جو دوسرے کسی اخبار میں نہیں مل سکتے۔ جاری کرا کر اجر عظیم کے مستحق ہوں۔

روسیوں کا جاپانی علاقے پر حملہ

ٹوکیو ۲۳ جون۔ جاپان کی وزارت جنگ کی طرف سے آج اعلان کیا گیا ہے۔ کہ روسی فوجوں نے جاپانی علاقے پر حملے کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ کل روس کے ۱۵۰ طیارے روسی سرحد کو عبور کر کے جاپانی علاقہ میں آ گئے۔ جاپانی طیاروں نے مزاحمت کی۔ تو فریقین میں جنگ شروع ہو گئی۔ اور یہ فضائی جنگ کافی عرصے تک جاری رہی۔ جاپانیوں کا دعوے ہے۔ کہ انہوں نے چار روسی طیارے نیچے گرا لئے۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپانیوں کے پانچ طیاروں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔

دریائے دجلہ میں خوفناک طغیانی

بصرہ ۲۳ جون۔ دریائے دجلہ میں طغیانی آ جانے کی وجہ سے ہر طرف خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے۔ کھجور کے چھوٹے چھوٹے درخت بہت تباہ ہو گئے ہیں۔ باغات بھی نذر آب ہو رہے ہیں۔ کئی سڑکیں پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ پانی آہستہ آہستہ آبادی میں داخل ہو رہا ہے۔ چونکہ جا بجا پانی جمع ہو رہا ہے۔ اسلئے مچھروں کی تعداد میں بھی نہایت سرعت سے اضافہ ہو رہا ہے۔ ملیریا بڑھ رہا ہے۔ حکومت احتیاطی تدابیر عمل میں لا رہی ہے۔ نقصان جان و مال کا ابھی صحیح اندازہ نہیں ہوا۔ حکومت کا ارادہ ہے کہ اس طغیانی میں جو لوگ تباہ ہوئے ہیں۔ انہیں کسی قدر مالی امداد دی جائے۔ چنانچہ نقصانات کی تحقیق کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ تین سو دیہاتی مکانات کی تباہی کی خبر بھی موصول ہوئی ہے۔

دو مجرّب نسخے

رام نرائن صاحب راج وید اجین تحریر فرماتے ہیں:۔ "قولنج کا میں نے کئی قسم سے علاج کیا۔ مگر صرف عارضی فائدہ ہو جاتا تھا۔ لیکن ایک پرانے مریض کو دائمی نفع ہوا۔ جسے میں دلچسپ کے لئے لکھتا ہوں۔ تخم ارنڈی یا رینڈی کا بیج چھیل کر مریض ہر صبح کو اسے نگلا کرے۔ کہ پہلے دن ایک دوسرے دن دو۔ تیسرے دن تین حتّٰی کہ سات دانے ہو جاویں اب ایک ایک کم کرنا شروع کرے۔ جب ایک ہو جاوے۔ بند کر دے۔

شہید الدین اہلمد امرتسر سے لکھتے ہیں۔ بینائی روز بروز کم ہو رہی تھی۔ میں نے آپ کا بتایا ہوا نسخہ استعمال کیا۔ نہ صرف بصارت کی کمی رکی۔ بلکہ یہاں تک بڑھی کہ چشمہ چھٹ گیا جزاک اللہ۔ نسخہ یہ تھا۔ کہ ہر روز صبح اٹھتے ہی باسی منہ یا نہار منہ سلائی میں منہ کا تھوک لگا کر آنکھوں میں مثل سرمہ کے لگا لیا کرتا تھا۔

(ماخوذ)

یوم سیرۃ پیشوایان مذاہب

معاصر دور جدید نے مندرجہ ذیل نوٹ اپنی تازہ اشاعت میں لکھا ہے

اب حضرت امام جماعت احمدیہ نے جو اس تحریک کے بانی اول ہیں۔ اس سلسلے میں ایک اور قدم اٹھایا ہے۔ اور یہ تجویز کی ہے۔ کہ سال میں ایک دن ایسا مقرر کیا جائے۔ جس میں نہ صرف بانیٔ اسلام بلکہ دنیا کے ہر الہامی مذاہب کے بانی کی سیرۃ کی خوبیاں بیان کی جائیں۔ اس تجویز کا منشاء یہ ہے۔ کہ دنیا کے مختلف مذاہب کے پیرو جو دوسرے مقدس بانیان مذاہب کے حالات زندگی سے واقفیت نہیں رکھتے ان کے صحیح حالات زندگی سے واقف ہو کر ان کی عزت کرنا سیکھیں۔ اور اس طرح تمام مذاہب کے متعلق غلط فہمیاں دور ہو کر آپس میں محبت صلح اور آشتی کے جذبات پیدا ہوں۔ ہمارے خیال میں مختلف مذاہب کے پیروؤں کے درمیان ایک دوسرے کے متعلق تعصب اور ضد کے جو جذبات پائے جاتے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے آئے دن فرقہ دارانہ فسادات ہوتے رہتے ہیں۔ ان کو دور کرنے کا اس سے مؤثر ذریعہ اور کوئی نہیں اس سال کے لئے "یوم سیرۃ پیشوایان مذاہب" ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۹ء مقرر ہوا ہے۔

فاروق ایجنسی دار الامان قادیان سے اگر کسی دوست کو کوئی چیز منگانی ہو۔ ادویات یا دیگر اشیاء۔ تو مینیجر فاروق ایجنسی قادیان کو براہ راست لکھ کر منگائیں۔ عمدہ اور ارزاں نرخ پر ارسال ہو گی۔ (مینیجر فاروق ایجنسی)

۴ اور احباب جماعت کے تعاون سے ہی ایسا بیش بہا خزانہ اور مفید ترین تحفہ پبلک میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ تا وہ جو اندھے ہیں بینا ہوں۔ اور جو اس نور سے محروم ہیں۔ انہیں اس کی قبولیت کی توفیق نصیب ہو۔ واللہ الموفق والمستعان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چیدہ خبریں

—— ایسٹ انڈیا ریلوے نے ریل کی لائن پر حادثات کا سدباب کرنے کے لئے رات کو پہرے کا انتظام کیا ہے۔ اس غرض کے لئے ۱۵۰ کانسٹیبل چھ ماہ کے لئے بھرتی کئے گئے ہیں۔

—— پنڈی بھٹیاں کے مشہور ساہوکار لالہ جے دیال کے مکان پر نقب زنی کی نہایت دلیرانہ واردات ہوئی۔ چور اسی ہزار روپے بصورت نقدی و زیورات لے گئے۔ مال نکال لینے کے بعد چوروں نے مکان کو آگ لگا دی۔ اور چلتے بنے۔

—— کانپور کے حالیہ فرقہ وارانہ فساد میں کل نو آدمی ہلاک اور ۱۵۰ زخمی ہوئے ہیں۔ تا حال اکا دکا وارداتوں کا سلسلہ جاری ہے۔

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند صوبجاتی حکومتوں کے سامنے ایک تجویز پیش کر رہی ہے۔ جس کا مفاد یہ ہے۔ کہ ہر سڑک پر ربڑ کے ٹائیروں اور لوہے کے پہیوں والی گاڑیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ راستے بنائے جائیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ گو اس سکیم پر عمل کرنے سے ابتداءً کافی خرچ ہوگا۔ لیکن انجام کار میں کافی بچت ہوگی۔ چنانچہ لائل پور میں اس کے متعلق جو تجربہ کیا گیا تھا۔ اس کے نتائج حوصلہ افزا نکلے ہیں۔

—— ریاست حیدر آباد نے "خاکسار تحریک" کو خلاف قانون قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس بارے میں ایک سرکاری اعلان جاری ہو گیا ہے۔

—— الہ آباد میونسپل بورڈ میں ایک قانون پاس کرنے کی تجویز ہو رہی ہے۔ جس کی رو سے حلوائیوں کو مٹھائیاں اور پوریاں وغیرہ کاغذوں میں رکھ کر دینے کی اجازت نہ ہوگی۔ کیونکہ حکام کے خیال میں اس طرح صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند کی ہدایات کے ماتحت ہندوستان کے حکام ضلع ہندوستان میں موجود جرمنوں اطالویوں اور یہودیوں کی فہرست تیار کر رہے ہیں۔ جو لوگ یہاں محض سیر و سیاحت کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ ان کی فہرست بھی تیار کی جائے گی۔ اور جو لوگ یہاں مقیم ہیں۔ ان کی وجہ معاش اور مصروفیتوں کا حال بھی قلم بند کیا جائیگا۔

—— حکومت ہند کو متواتر توجہ دلائی جا رہی ہے۔ کہ اس امر کے یقین کرنے کے معقول وجوہ ہیں۔ کہ ہندوستان کی اکثر سیاسی انجمنوں کو جرمنوں کی نازی پارٹی کی طرف سے مالی امداد مل رہی ہے۔ چنانچہ اس امر کے پیش نظر حکومت نے تحقیقات کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس سلسلے میں خاص طور پر خاکسار تحریک کی طرف توجہ کی جائے گی۔

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈائرکٹر جنرل پولیس نے ہدایت جاری کی ہے۔ کہ محکمہ پولیس کے جن اہلکاروں کی مدت ملازمت پچیس سال ہو چکی ہے۔ انہیں ملازمت سے فارغ کر دیا جائے۔

—— دورابا ریاست پٹیالہ یعنی نہر سرہند کے نواحی دیہات میں آج کل ڈاکوؤں کی جرأت بہت زیادہ بڑھ رہی ہے۔ نقاب پوش ڈاکوؤں کا ایک گروہ وہاں ہر وقت چکر لگاتا رہتا ہے۔ گذشتہ ہفتہ علاقہ مذکور میں ۹ مشہور و معروف آدمی قتل کئے جا چکے ہیں۔ نہر میں غوطہ خوروں سے تلاشش کرلی گئی۔ پل کے نیچے اٹکی ہوئی ایک درجن کے قریب لاشیں برآمد ہوئیں۔ نواحی دیہات کے ۲۰۰ بدمعاش پولیس کی زیر نگرانی ہیں۔

—— ماہل پور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پولیس نے وہاں کے ایک سکول ماسٹر اودھم سنگھ کو اس الزام میں گرفتار کیا۔ کہ اس نے اپنی تعلیم یافتہ بیوی کو ٹوکے مار مار کر ہلاک کر دیا۔ بیوی ایک گرل سکول میں ہیڈ ماسٹریس تھی۔

—— پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا۔ کہ والیان ریاست کے فیصلہ کے باوجود حکومت فیڈریشن میں کسی قسم کی تبدیلی کرنے کے لئے تیار نہیں۔

—— اس خبر سے ہر جگہ حیرانی دوڑ گئی ہے۔ کہ ہٹلر نے سلطان ابن سعود کے خاص ایلچی خالد سے ملاقات کی۔ گفت و شنید کا سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا۔ ابھی تک گفت و شنید کی ...

قابل فروخت قطعات اراضی آبادی جدید قادیان

اس وقت قادیان کی نئی آبادی کے اکثر محلوں میں اچھے اچھے موقع کے سکنی قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ مثلاً محلہ دار الرحمت۔ محلہ دار الشکر۔ محلہ دار الیسر اور محلہ دار البرکات میں اور ہر موقع کے مطابق علیحدہ علیحدہ نرخ مقرر ہیں۔ اور چونکہ اس وقت حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ایدہ اللہ نے فروخت اراضی کا کام خاکسار کے سپرد فرمایا ہوا ہے۔ اسلئے اطلاعاً اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ تا اطلاع ثانی خرید اراضی کے متعلق (ترسیل زرِ ثمن کے سوا باقی) ہر ایک قسم کی خط و کتابت وغیرہ خاکسار کے ساتھ کی جائے۔ اور زرِ ثمن براہِ راست حضرت ممدوح کی خدمت میں ارسال کیا جائے۔

اس کے علاوہ پرائیویٹ قطعات بھی اچھے اچھے موقع کے مختلف محلوں میں اس وقت قابل فروخت موجود ہیں۔ خواہشمند احباب خود تشریف لاکر یا بذریعہ خط و کتابت حسب ضرورت قطعات پسند کر کے سودا کر سکتے ہیں۔ نیز جو احباب اپنا خرید اہوا کوئی قطعہ وغیرہ یا مکان فروخت کرنا چاہتے ہوں۔ وہ بھی خاکسار کے ذریعہ سے فروخت کا انتظام کر سکتے ہیں۔

خاکسار (پروفیسر) محمد اسمٰعیل احمدی مہتمم فروخت اراضی قادیان

احباب سے درخواست

جو دوست سلسلہ کی کوئی کتاب یا کوئی سلسلہ کی تائید میں شائع شدہ اپنی تصنیف فروخت کرنا چاہیں۔ وہ نئی ہو یا پرانی۔ وہ سب کتب خانہ قاسم العلوم میں ارسال کر دیں۔ ان کو باقاعدہ رسید کتب خانہ مذکورہ سے وصولی کتب کی ارسال کی جائے گی۔ اور ان کی سب کتابیں کتب خانہ ایسی کمیشن پر جس کا فیصلہ باہمی بذریعہ تحریر کر لیا جائے گا۔ فروخت کرتا رہے گا۔ اور ان کو ہر سہ ماہی اپنے حساب کے سمجھنے اور فروخت شدہ کتب کی قیمت وصول کرنے کا حق ہوگا۔ حساب باضابطہ اور صاف رکھا جائے گا۔ پس ایسے دوست جن کے پاس کوئی کتب سلسلہ یا دیگر درسی کتابیں یا رسالہ جات ریویو اور اخبارات سلسلہ بدر والحکم کے مکمل فائل وغیرہ قابل فروخت ہوں وہ کتب خانہ قاسم العلوم میں بھیجکر رسید حاصل کر لیں۔ ایسی کتابوں کے لئے اخبار میں اشتہار چھپتا رہے گا۔ تاکہ وہ جلد فروخت ہو جائیں۔ اور سہ ماہی پر فروخت شدہ کتابوں کی قیمت بعد وضع کمیشن ادا ہوتی رہیگی

المعلن:۔ مینیجر کتبخانہ قاسم العلوم
احمدیہ بازار قادیان

تحریک جدید کا دواخانہ
معجون قرنفل

معدہ کی خرابی تمام اعضاء پر اثر انداز ہوتی ہے۔ قوت ہاضمہ میں فتور آچکا ہو۔ تو صالح خون کم پیدا ہوتا ہے۔ اور جسم کی نشو و نما پورے طور پر نہیں ہوتی۔ بھوک کم لگتی ہے۔ قبض رہتی ہے۔ آنتوں میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں معجون قرنفل اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ معدہ اور آنتوں کو نہایت درجہ قوت پہنچاتی ہے۔ قبض کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ اور غذا ہضم ہو کر جزوِ بدن بننے لگتی ہے۔ دماغ کو بھی جلا دیتی ہے۔ قیمت بیس روز کی خوراک ۱عہ۔

ترکیب استعمال:۔ رات کو سوتے وقت ایک تولہ معجون پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ ویدک یونانی دواخانہ لمیٹڈ۔ زینت محل دہلی